عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان
ہفت روزہ

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل
جلد نمبر ۱۱ شمارہ نمبر ۲۵
KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

جن کے حریم تقدس کی حفاظت ایمان کی علامت ہے

"جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہؓ کو برائی سے یاد کرتے ہیں تو ان سے کہدو تمہارے شر پر لعنت ہو" — (ترمذی)

قرآن مجید کی کل مدت نزول

تحریک ختم نبوت لمحہ بہ لمحہ منزل بہ منزل

ایک فلسطینی بچے پر یہودیوں کے ظلم وستم کی داستان

قادیانی

خود تو "احمدی" بننا پسند کرتے ہیں
لیکن شناختی کارڈ "غیر احمدی" ایک قادیانی دھوکہ

پرل انٹرکانٹی نینٹل ہوٹل کی جامع مسجد و ہوٹل کے مسلمان ملازمین کا نوحہ

یہودی، آغاخانی اور قادیانی انتظامیہ کا خطرناک پروگرام

جواہر پارے

از: مولانا حافظ مشتاق احمد عباسی

اتباع نبوی ؐ (ماخوذ تفسیر عثمانی) امت کی وحدت کا واحد ذریعہ ہے سورہ حجرات میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آداب وحقوق اور اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ برادرانہ تعلقات قائم رکھنے کے طریقے سکھلائے ہیں اور یہ کہ مسلمانوں کا جماعتی نظام کن اصولوں پر کاربند ہونے سے مضبوط و مستحکم رہ سکتا ہے اور اگر کبھی اس میں خرابی اور اختلال پیدا ہو تو اس کا علاج کیا ہے تجربہ شاہد ہے کہ بیشتر نزاعات ومناقشات خودرائی اور غرض پرستی کے ماتحت وقوع پذیر ہوتے ہیں جس کا واحد علاج یہ ہے کہ مسلمان اپنی شخصی رائیوں اور غرضوں کو کسی ایک بلند معیار کے تابع کردیں۔ ظاہر ہے کہ اللہ و رسول کے ارشادات سے بلند کوئی معیار نہیں ہو سکتا۔ ایسا کرنے میں خواہ وقتی اور عارضی طور پر کتنی ہی تکلیف اٹھانا پڑے۔ لیکن اس کا آخری انجام یقینی طور پر دارین کی سرخروئی اور کامیابی ہے۔ (تفسیر عثمانی)

حضرت اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ومحبت ہی وہ نقطہ ہے جس پر قوم مسلم کی تمام پراگندہ قوتیں اور منتشر جذبات جمع ہوتے ہیں اور یہی وہ ایمانی رشتہ ہے جس پر اسلامی اخوت کا نظام قائم ہے

(تفسیر عثمانی)

حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی فرماتے ہیں چار چیزیں اعظم شعائر اللہ سے ہیں قرآن، پیغمبر، کعبہ، نماز ان کی تعظیم وہی کرے گا۔ جس کا دل تقویٰ سے مالامال ہو۔

(تفسیر عثمانی)

عیب جوئی کا منشاء

اکثر غیبت طعن وتشنیع اور عیب جوئی کا منشاء کبر ہوتا ہے کہ آدمی اپنے کو بڑا اور دوسروں کو حقیر سمجھتا ہے اس کو بتلاتے ہیں کہ اصل میں انسان کا بڑا چھوٹا یا معزز و حقیر ہونا ذات پات اور خاندان ونسب سے تعلق نہیں رکھتا بلکہ جو شخص جس قدر نیک خصلت مودب اور پرہیزگار ہو اسی قدر اللہ کے ہاں معزز ومکرم ہے نسب کی حقیقت تو یہ ہے کہ سارے آدمی ایک مرد اور ایک عورت یعنی آدم وحوا کی اولاد ہیں شیخ سید مغل پٹھان اور صدیقی فاروقی عثمانی انصاری سب کا سلسلہ آدم وحوا پر منتہی ہوتا ہے یہ ذاتیں اور خاندان اللہ تعالیٰ نے محض تعارف اور شناخت کے لیے مقرر کیے ہیں بلاشبہ جس کو حق تعالیٰ کسی شریف اور بزرگ ومعزز گھرانے میں پیدا کردے وہ ایک موہوب شرف ہے جیسے کسی کو خوبصورت بنادیا جائے لیکن یہ چیز ناز اور فخر کرنے کے لائق نہیں کہ اسی کو معیار کمال اور فضیلت کا ٹھہرا لیا جائے اور دوسروں کو حقیر سمجھا جائے ہاں شکر کرنا چاہیے کہ اس نے بلا اختیار وکسب ہم کو یہ نعمت مرحمت فرمائی۔

شکر میں یہ بھی داخل ہے کہ غرور وتفاخر سے باز رہے اور اس نعمت کو کمینہ اخلاق اور بری خصلتوں سے خراب نہ ہونے دے بہرحال مجد وشرف اور فضیلت وعزت کا اصلی معیار نسب نہیں تقویٰ وطہارت ہے اور متقی آدمی دوسروں کو حقیر کب سمجھے گا! (تفسیر عثمانی)

ایمان ویقین جب پوری طرح دل میں راسخ ہوجائے اور جڑ پکڑلے اس وقت غیبت اور عیب جوئی وغیرہ کی خصلتیں آدمی سے دور ہوجاتی ہیں۔ جو شخص دوسروں کے عیب ڈھونڈنے اور آزار پہنچانے میں مبتلا ہو گویا ابھی تک ایمان اس کے دل میں پوری طرح پیوست نہیں ہوا۔ ایک حدیث میں ہے۔

یامعشر من امن بلسانہ ولم یدخل الایمان الیٰ قلبہ لا تغتابوا المسلمین ولا تتبعوا عوراتھم ۔ (ابن کثیر)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے جماعت کہ زبانی ایمان تو ہے مگر دل میں گہرائی اس کی نہیں مسلمانوں کی عیب جوئی نہ کرو اور ان کے پوشیدہ حالات کا پیچھا نہ کرو

حضرت شاہ صاحب لکھتے ہیں ایک کہتا ہے کہ ہم مسلمان ہیں۔ یعنی دین مسلمانی ہم نے قبول کیا اس کا مضائقہ نہیں اور ایک کہتا ہے کہ ہم کو پورا یقین ہے جو یقین پورا ہے تو اس کے آثار کہاں جس کو واقعی پورا یقین حاصل ہو وہ تو ایسے دعوے کرنے سے ڈرتا اور شرماتا ہے۔

(تفسیر عثمانی)

حضرت فقیہ ابواللیث سمرقندیؒ فرماتے ہیں

- ۱۔ عقل مند کو چاہیے کہ وہ گناہوں سے توبہ کرے
- ۲۔ وہ کام کرے جس سے قرب الٰہی حاصل ہو اور آخرت میں نجات حاصل ہو۔
- ۳۔ خواہشات کو کم کرے اور گناہوں کو جلدی ترک کرے جن چیزوں سے اللہ نے منع فرمایا ان سے باز رہے۔
- ۴۔ اپنے نفس (جی) پر قابو رکھے اور شہوات نفسانیہ کی پیروی نہ کرے۔ پس جس نے نفس کی اطاعت کی (من چاہی من مانی کی) اس نے بتوں کی پوجا کی کیونکہ اس نے اپنے نفس کو غالب اور اس کو مغلوب کیا۔

(مکاشفۃ القلوب)

علامات قیامت اور فتنوں کا زمانہ

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری امت پر ایک زمانہ آئے گا جس میں وہ پانچ چیزوں کو پسند کریں گے اور پانچ بھول جائیں گے

(۱) دنیا سے محبت کریں اور آخرت کو بھول جائیں گے۔
(۲) مال پر مائل ہوں گے اور حساب وکتاب کو (آخرت) بھول جاویں گے
(۳) مخلوق سے محبت کریں گے اور خالق کو بھول جاویں گے
(۴) گناہوں کی طرف راغب ہوں گے اور توبہ بھول جاویں گے۔
(۵) محلات وباغات کی چاہت ہوگی اور قبروں سے غافل ہوجاویں گے۔ (مکاشفۃ القلوب)

انابت ورضا بالقضا

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر کوئی بندہ مصیبت میں مبتلا ہو

باقی صفحہ ۲۶ پر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

مُدیر مسئول عبدالرحمٰن باوا

جلد: 11 | ۲۳ تا ۲۹ جمادی الاول ۱۴۱۳ھ مطابق ۲۰ تا ۲۶ نومبر ۱۹۹۲ء | شمارہ ۲۵

اس شمارے میں

۱۔ جواہر پارے ——— ۲
۲۔ نعت رسول مقبولؐ ——— ۴
۳۔ قادیانی اور شناختی کارڈ (اداریہ) ——— ۵
۴۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ——— ۶
۵۔ قرآن پاک کی کل مدت نزول ——— ۷
۴۔ غزوۂ رجیع اور قارہ کا واقعہ ——— ۸
۷۔ ایک فلسطینی بچے کی داستان ——— ۱۰
۸۔ تحریک ختم نبوت ——— ۱۲
۹۔ پرل انٹی کانٹی نینٹل ہوٹل ——— ۱۴
۱۰۔ فیصل ٹو سے خطاب ——— ۱۵
۱۱۔ رئیس الاحرار مولانا محمد علی جوہر ——— ۱۶
۱۲۔ اخبار ختم نبوت ——— ۲۲
۱۳۔ نظم ——— ۲۶

سرپرست

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

نگران اعلیٰ

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

معاون مدیر

مولانا منظور احمد الحسینی

سرکولیشن منیجر

محمد انور

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۷۴۴۰۰ پاکستان
فون نمبر 7780337

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 071-737-8199.

چندہ اندرون ملک

سالانہ	۱۵۰ روپے
ششماہی	۷۵ روپے
سہ ماہی	۴۵ روپے
فی پرچہ	۳ روپے

چندہ بیرون ملک

غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ ڈاک ۴۵ ڈالر
چیک ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ
اکاؤنٹ نمبر ۲۰۲۳ کراچی پاکستان

ایڈیٹر و پبلشر: عبدالرحمٰن باوا ــــ طابع: سید شاہد حسن ــــ مطبع: القادر پرنٹنگ پریس ــــ مقام اشاعت: ۱۰۱۲ بزنس ڈی لائن کراچی

نعت

از: انور علی شاہ مرحوم

سرورِ ہر دو سرا آمد محمدؐ مصطفےٰ — صدرِ بزمِ انبیاء و فخرِ جمعِ اصفیا

سیدِ اولادِ آدمؑ بادشاہِ انس و جاں — ہست او خیر البشر خیر الرسل خیر الوریٰ

آفریدے گر نہ ذاتِ پاکِ احمدؐ را خدا — کے بُدے جن و بشر حور و ملک ارض و سما

باعثِ ایجادِ عالم موجبِ تخلیقِ خلق — لاجرم شہ محرمِ اسرارِ ربِ ذوالعلا

در نظرِ ابنائے وطن بودہ امینِ بے بدل — چند انکہ شد ضرب المثل در خصلتِ صدق و صفا

بر سائرِ اہلِ جفا کردہ چو حق فتحش عطا — بخشید ہر جرم و خطا آں پیکرِ مہر و وفا

ذوقِ اطاعت را نگر شوقِ ریاضت را ببیں — کز کثرتِ زہد و عبادت ورم کردے ہر دو پا

فخر بر فقر و قناعت لیک در داد و دہش — معدنِ لطف و عطا ابرِ کرم بحرِ سخا

مونس و غمخوارِ انساں خیر خواہِ خاص و عام — غمگسارِ دلفگاراں دردمنداں را دوا

ممدوح و مطلوبِ خدا محبوبِ ذاتِ کبریا — بیکساں را تکیہ گاہ و ملجا و ماوائے ما

مالکِ خُلقِ عظیم و صاحبش روح الامیں — رحمۃ للعالمین و سرورِ ہر دو سرا

ہر چند میگویید کہ وصف و ثنائش بدتے — ناگفتہ ماند دفترے از نعتِ محبوبِ خدا

با دادو درودِ بیکراں بر خاتمِ پیغمبراں — بر آل و بر اصحابِ آں شاہنشہِ گیتی پناہ

کے تواند گفت انورؔ جملہ اوصافِ رسولؐ
کس نیامد در جہاں زیں کار چوں عہدہ برآ

قادیانی خود تو "احمدی" بنتے ہیں اور شناختی کارڈ کے غیر احمدی ہونے پر مصر ہیں۔

جن کا تعلق صحافت سے ہے خاص طور پر روزنامہ اخبارات کی صحافت سے ۔ وہ یہ بات تسلیم کریں گے کہ وہاں دو اصطلاحات عام استعمال ہوتی ہیں ۔
(۱) ٹیبل خبریں اور رپورٹیں (۲) پاکٹ خبریں اور مراسلے کسی کے خلاف کوئی خبر دینی ہو یا کسی جماعت کے خلاف کوئی رپورٹ شائع کرنا ہو تو اس اخبار کے صحافی حضرات مل کر خبریں اور رپورٹیں تیار کر کے انہیں اخبار میں شائع کر دیتے ہیں ایسی خبروں اور رپورٹوں کو ٹیبل خبریں اور رپورٹیں کہا جاتا ہے۔ کسی ایک صحافی کے ذہن میں کوئی بات آئی تو وہ اسے خبر بنا دیتا ہے یا فرضی نام سے مراسلہ بنا کر اسے مراسلات یا خبروں کے کالم میں کہیں ٹانک دیتا ہے اسے پاکٹ خبر یا پاکٹ مراسلہ کہا جاتا ہے ۔

قادیانی جماعت کا دارالاہور ، سے ایک ہفتہ وار سیاسی رسالہ نکلتا ہے جس کا کام مسلمانوں اور علماء کے خلاف زہر اگلنا اور قادیانیوں کی تائید ہے اس رسالے کا مدیر پاکٹ خبریں اور مراسلات فرضی ناموں سے شائع کرنے میں خوب ماہر ہے بظاہر ان سے وہ تاثر یہی دیتا ہے کہ لکھنے والا قادیانی نہیں مسلمان ہے حالانکہ وہ خود تیار کرتا ہے ۔ رسالے کے اداریے اور مراسلات کی تحریر خود بولتی ہے کہ لکھنے والا ایک ہی ہاتھ ہے ۔

دراصل وہ اس طرح کر کے اپنے قادیانی بھائیوں کو ایک لائن دیتا ہے کہ اب اس لائن اور ان خطوط پر کام کرنا ہے ۔ پچھلے دنوں نیگالا یلی مشہور مسلمان سائنسدان اور پاکستان کے عظیم سپوت ڈاکٹر عبدالقدیر صاحب کے خلاف راولپنڈی اور اسلام آباد کے انگریزی اور اردو اخبارات میں مراسلات کے ذریعے مخالفانہ مہم چلائی گئی وہ ٹیبل خبریں اور پاکٹ مراسلے ہوتے تھے جو وہاں کے اخبارات میں گھسے ہوئے قادیانی صحافی اخبار کے دفتر ہی میں بیٹھ کر تیار کرتے اور پھر اپنے اخبار میں شائع کر دیتے تھے ۔ جن کا مقصد حکومت کی ڈاکٹر عبدالقدیر کے خلاف ذہن سازی کرنا تھی اور یہ بھی مقصد تھا کہ حکومت ڈاکٹر صاحب کو ہٹا کر اس کی جگہ پھر سے یہودی نوبل انعام یافتہ قادیانی ڈاکٹر عبدالسلام کو لے آئے ۔ وہ قادیانی صحافی اپنے مرکز کی ہدایت کے مطابق ایسا کر رہے تھے شاید وہ یہاں کے مسلمان عوام کے جذبات کو نہیں سمجھتے اگر حکومت ان اخباری مراسلات سے متاثر ہو کر ڈاکٹر عبدالقدیر کو ہٹا دیتی اور ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کو لے آتی تو یہاں کے مسلمان قطعاً برداشت نہ کرتے پھر یہاں اتنی قتل و غارت گری ہوتی کہ ۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء کی تحریکوں کو مات کر جاتی ۔

یہ بات کسی شک و شبہ سے بالاتر ہے کہ قادیانی محب وطن نہیں ہیں لیکن جیسے بعض انسان اپنے عیبوں کو چھپانے کے لیے دوسروں پر وہی الزام لگانا شروع کر دیتے ہیں قادیانی بھی ایسا ہی کرتے ہیں یہ ایسی ہی بات ہے جیسے چور کسی گھر میں چوری کی نیت سے گھس جائے اور جاگ ہونے پر پڑوسیوں کو جمع کرنے کے لئے شور مچا دے چور او ئے چور۔ اصل چور جب یہ دیکھتا ہے کہ اب میرا بچنا محال ہے تو وہ بھی ان کی ہاں میں ہاں ملا کر شور مچانا شروع کر دیتا ہے ، چور او ئے چور ، اور اس طرح وہ گرفت سے بچ جاتا ہے ۔ بالکل اسی طرح قادیانی بھی اسی چور کی مانند ہیں ۔ لیکن فرق یہ ہے کہ وہ چور چوری نہیں کر پایا تھا یہ چوری کر چکے ہیں یعنی انہوں نے منصب نبوت کو چرایا اور پھر مرتد و زندیق اور کافر ہونے کے بعد بھی اپنے کو مسلمان کہلوانے پر اصرار کر رہے ہیں ۔ اور اکھنڈ بھارت کا حامی ہونے کے باوجود خود کو محب وطن پاکستانی بھی کہلواتے ہیں اور یہ الزام دوسروں کو دیتے ہیں ۔

ہم نے شروع میں قادیانیوں کے لاہور سے شائع ہونے والے جس سیاسی ترجمان کا ذکر کیا ہے اس نے جہاں شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کا اضافہ کرنے والوں کو پاکستان کا مخالف کہا وہاں پاکستان کے اکثریتی مسلمان عوام کے اس مطالبہ کا کہ شناختی کارڈ میں مذہب کے

باقی صفحہ ۲۶ پر

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

جن کے حریم تقدس کی حفاظت ایمان کی علامت ہے

از: مولانا ریاست علی صاحب، استاذ الحدیث دارالعلوم دیوبند

انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعد نوع انسانیت کی سب سے برگزیدہ سب سے مقدس اور سب سے افضل اور سب سے قابل اعتماد جماعت کا نام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہے۔ یہی وہ پاکباز گروہ ہے جن کے نہاں خانۂ دل کو آفتاب رسالت کی پرنور شعاعوں نے سب سے پہلے منور کیا یہی وہ نفوس قدسیہ ہیں جن کی زندگی کا ایک ایک لمحہ عبادت و ریاضت تبلیغ و اشاعت اور جہاد فی سبیل اللہ کے لئے وقف رہا یہی وہ اولوالعزم مجاہدین ہیں جن کی پوری زندگی اقامت دین میں گذر گئی۔ بلاشک کہ یہ وہ قافلۂ بہار ہے کہ زمین کے جس خطہ کو ان کی قدم بوسی کی سعادت حاصل ہو گئی وہاں کی تاریکیاں چھٹ گئیں، روش روش پھول کھل اٹھے اور قدم قدم پہ بہاروں کا مرکز قائم ہو گیا۔

جہاں قدم نہیں گئے وہاں ہے رات آج تک
وہیں وہیں سحر ہوئی جہاں جہاں گزر گیا!!!

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فیض صحبت کی اکسیر نے ان کے بشری اوصاف کو کمالات انسانیت میں تبدیل کر دیا اور اس کے نتیجہ میں خداوند قدوس نے انہیں یہ خصوصی اعزاز عطا فرمایا کہ اسی دنیا میں ان بزرگوں کی تمام خطاؤں سے درگذر اور معافی کی خوشخبری سنائی اور اپنی لافانی کتاب قرآن پاک میں اس سے متعلق رضا و رضوان کا اعلان کر دیا۔ ان کے بارے میں جنت، مغفرت اور اجر عظیم کی بشارت سے متعلق وعدہ کی محکم آیتیں نازل فرمائیں۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان صداقت سے امت کو یہ ہدایت فرمائی گئی کہ خدا کے اس پسندیدہ طبقہ سے محبت کرنا ان کی تعظیم بجا لانا ان کے حریم تقدس کی حفاظت کرنا ایمان کی علامت ہے۔ اور ان کے بارے میں سوء ادب تنقید اور دل و زبان کی بے احتیاطی ایمان کے لئے خطرناک ہے کہ اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف ہوتی ہے اور خداوند قدوس کے محکم وعدوں کی در پردہ تکذیب لازم آتی ہے لیکن خدا شیطان کے مکر و فریب سے محفوظ رکھے کہ وہ ہر دور میں نئے فتنے بھی پیدا کرتا ہے اور پرانے فتنوں کو بھی جگاتا ہے اور ان تمام فتنوں میں اس کی سب سے بڑی کوشش یہ ہوتی ہے کہ کسی طرح امت مسلمہ کے درمیان سے وہ تسلسل ختم کر دیا جائے۔ جس کی بدولت زمان و مکاں کے طویل فاصلوں کے باوجود آج تک یہ امت اپنے نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن سے وابستہ ہے اس رابطہ اور تسلسل کو ختم کرنے کے لئے شیطان اپنی دسیسہ کاریوں سے عہد صحابہ ہی میں ایک ایسی جماعت کی تشکیل میں کامیاب ہو گیا تھا جو حضرات صحابہؓ کے بارے میں بار زبان اور گستاخ تھے لیکن عام امت محمدیہ نے ان دریدہ دہنوں سے اپنا رشتہ منقطع کر لیا اور صحابہ کی محبت، عظمت، احترام بزرگوں کی وساطت سے منتقل ہوتا رہا۔

اور اس کی وجہ یہ ہے کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حریم تقدس کی حفاظت کا حکم دیا تھا اور ان پر زبان طعن دراز کرنے سے منع فرمایا تھا اور آپ کی تلقین کے مطابق ہمیشہ خیار امت اسی صراط مستقیم پر گامزن رہے اور انہوں نے عقائد کی ہر کتاب میں بڑے اہتمام سے یہ عقیدہ درج کیا کہ صحابہؓ کے بارے میں تنقید و طعن کا ایک حرف بھی کسی مسلمان کی زبان پر آنا روا نہیں ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور کتاب الفقہ الاکبر میں ہے۔

"ہم اہلسنت والجماعت صحابہ کرامؓ میں سے کسی کے بارے میں بجز خیر کے کسی چیز کا ذکر نہیں کرتے"

اسی پر مولانا عبدالعلی بحر العلوم رحمۃ اللہ علیہ اپنی فارسی شرح میں لکھتے ہیں:-

اس عبارت میں روافض کا رد ہے جو حضرت علی، حسنین، ابن عباس، عباس، بلال، مقداد، صہیب، ابوذر اور سلمان رضی اللہ عنہم کے علاوہ دیگر صحابہ کرام کی تکفیر کرتے ہیں اس عبارت میں خوارج کا رد ہے جو حضرت عثمان، علی، طلحہ اور زبیر اور عائشہ صدیقہؓ اور معاویہ رضی اللہ عنہم کی تکفیر کرتے ہیں اور ہمارے نزدیک مختار یہ ہے کہ تمام صحابہ عادل (متقی) ہیں خواہ حضرت عثمان اور حضرت علی کے عہد میں پیش آنے والے فتنہ سے پہلے کے ہوں یا بعد کے جبکہ بعض معتزلہ کہتے ہیں کہ عہد عثمانی کے فتنہ سے قبل اور بعض اہل مرتضوی کے فتنہ سے قبل تمام صحابہؓ کی عدالت کا قول کرتے ہیں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی فضیلت میں بہت سی احادیث وارد ہیں۔

آپؐ نے فرمایا:-

"میرے صحابہ میں سے کسی کے ساتھ گستاخی سے پیش نہ آؤ اس لئے کہ اگر تم میں کوئی جبل احد کے برابر بھی سونا راہ خدا میں صرف کرے تو ان کے ایک مُد یا اس کے نصف کے برابر نہیں ہو سکتا" (ایک مُد تقریباً ایک سیر)

نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

"میرے صحابہؓ کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔ اللہ سے ڈرو۔ جو ان سے محبت کرے گا وہ میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت کرے گا اور جو ان سے بغض رکھے گا وہ مجھ سے بغض رکھنے کی وجہ سے ان سے بغض رکھے گا اور جو ان کو تکلیف پہنچائے گا اس نے بلاشبہ مجھے تکلیف پہنچائی اور جس نے مجھے تکلیف پہنچائی اس نے اللہ کو تکلیف پہنچائی اور جس نے اللہ کو تکلیف پہنچائی تو اس کو اپنی گرفت میں لے لیگا۔" (ترمذی)

اسی وجہ سے اہلسنت والجماعت کہتے ہیں کہ تمام صحابہؓ سے محبت رکھنا واجب ہے۔

نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

"جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہؓ کو

برائی سے یاد کرتے ہیں تو ان سے کہہ دو کہ تمہارے شر پر لعنت ہو۔" (ترمذی)

اسی لئے استدلال کیا جاتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو برائی سے یاد کرنے والوں سے محبت رکھنا حرام ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔

"محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی کو برائی سے یاد نہ کرو۔ اس لئے ان میں کسی کا بھی ایک ساعت کا قیام تم میں سے کسی کے بھی چالیس سال کے اعمال سے بہتر ہے۔"

اس سے یہ بات معلوم ہوئی کہ صحابہ رضی اللہ عنہم امت میں سب سے افضل ہیں۔

نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

"میرے صحابہ رضی اللہ عنہم ستاروں کی مانند ہیں تم ان میں سے جس کی بھی اقتدا کرو گے ہدایت یاب ہی رہو گے۔"

(دارمی)

اس روایت کو بعض محدثین نے صحیح قرار دیا ہے بعض نے ضعیف لیکن متاخرین نے اس کو حسن اور قابل استدلال قرار دیا ہے اور اسی سے استدلال کرتے ہوئے حنفیہ نے کہا ہے کہ صحابی کی تقلید واجب اور ان کا اجماع دیگر ہر اجماع سے مقدم ہے۔

(شرح فقہ اکبر فارسی از مولانا بحر العلوم صفحہ ۱۵۵)

اس عبارت میں مولانا بحر العلوم نے روافض خوارج اور بعض معتزلہ پر رد کرنے کے بعد صحابہ کرام کے بارے میں جمہور امت کے عقیدے کی وضاحت فرمائی اور اہل السنۃ والجماعت کے چند استدلال بھی جمع فرمائے ان میں سے پہلا استدلال لا تسبوا اصحابی ہی صحابہ کرام کے بارے میں تنقید کی اجازت دینے والوں کی تردید کے لئے نص صریح کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس لئے کہ روایت میں لا تسبوا کے الفاظ ہیں۔ سب کا ترجمہ اگرچہ اردو میں گالی دینا مشہور ہے لیکن اس مضمون کے لئے عربی میں شتم کا لفظ آتا ہے۔ سب کا لفظ از روئے لغت اس سے عام ہے پھر یہ کہ اگر اس روایت کے شان ورود کو دیکھ لیا جائے تو بات بالکل ہی صاف ہو جائے گی۔ شان ورود کے سلسلے میں امام احمد اور ابن عساکر نے تفصیلی روایت دی ہے۔

پارے ۔ ۳۰ منزلیں ۔ ۷ سورتیں ۔ ۱۱۴ رکوع ۔ ۵۴۰ کل آیات ۶۶۶۶

۷ منازل کی تقسیم

(۱) سورۃ فاتحہ تا سورۃ نساء (۲) سورۃ مائدہ تا سورۃ توبہ (۳) سورۃ یونس تا سورۃ نحل (۴) سورۃ بنی اسرائیل تا سورۃ فرقان (۵) سورۃ شعراء تا سورۃ یسین (۶) سورۃ والصّٰفّٰت تا سورۃ حجرات (۷) سورۃ ق تا سورۃ الناس

اقسام آیات

آیات وعدہ ۔ ۱۰۰۰ آیات وعید ۔ ۱۰۰۰ آیات نہی ۔ ۱۰۰۰ آیات امر ۔ ۱۰۰۰ آیات مثال ۱۰۰۰ ۔ آیات قصص ۔ ۱۰۰۰ آیات تحلیل ۔ ۱۰۰۰ آیات تحریم ۔ ۲۵۰ آیات تسبیح ۱۰۰ آیات متفرقہ ۔ ۶۶ جملہ ۔ ۶۶۶۶

تفصیل حروف قرآن

ا	۴۸۸۷۲	ب	۱۱۴۲۸	ت	۱۱۹۹
ث	۱۲۷۶	ج	۳۲۷۳	ح	۹۷۳
خ	۲۴۱۶۰	د	۵۶۰۲	ذ	۴۶۷۷
ر	۱۱۷۹۳	ز	۱۵۹۰	س	۵۹۹۱
ش	۲۱۱۵	ص	۲۰۱۲	ض	۱۳۰۷
ط	۱۲۷۷	ظ	۸۴۲	ع	۹۲۲۰
غ	۲۲۰۸	ف	۸۴۹۹	ق	۶۸۱۳
ک	۹۵۰۰	ل	۳۴۳۱	م	۲۶۵۳۵
ن	۲۰۱۹۰	و	۲۵۵۳۶	ہ	۱۹۰۷۰
لا	۳۷۲۰			ی	۲۵۹۱۹

کل حرکات (اعراب)

(۱) فتحات (زبر)	َ	۵۳۲۴۳	(۲) کسرات (زیر)	ِ	۳۹۵۸۲
(۳) ضمات (پیش)	ُ	۸۸۰۴	(۴) مدات (مد)	ٓ	۱۷۷۱
(۵) تشدید (شد)	ّ	۱۲۷۴	(۶) نقاط (نقطے)	.	۱۰۵۶۸۴

مسند احمد میں ہے۔

"حضرت انس فرماتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید اور حضرت عبدالرحمن بن عوف کے درمیان کوئی بات تھی حضرت خالدؓ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف سے کہہ دیا کہ آپ ہم پر یہی تو برتری جتاتے ہیں کہ ہم سے چند دن پہلے مشرف باسلام ہو گئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پہنچی تو ارشاد فرمایا کہ میرے صحابہؓ کو میری ہی خاطر رہنے دو (بخشو) تبصروں سے چھوڑ دو قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ تم جبل احد یا اور پہاڑوں کے برابر سونا خیرات بھی کر دو تو ان کے اعمال کی برابری نہیں کر سکتے۔"

غور کرنے کی بات ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ایک جلیل القدر صحابی ہیں وہ اپنے سے قدیم الاسلام دوسرے جلیل القدر صحابی حضرت عبدالرحمٰن بن عوف پر صرف یہ معمولی تبصرہ کر رہے ہیں کہ ہمارے مقابلہ پر چند روزہ سبقت کی وجہ سے فخر کرتے ہیں اور اس بات پر دربار رسالت سے اعلان ہو رہا ہے کہ اگر اور کچھ نہیں تو صرف میری ہی خاطر میرے صحابہؓ کے بارے میں حرف گیری سے باز رہو۔ آپ نے خطاب میں الفاظ بالکل عام رکھے ہیں تاکہ صحابہؓ کے بعد آنے والے لوگ بھی اس حکم عالی اور اس کی اہمیت کو ملحوظ رکھیں پھر جو لوگ حضرت خالد بن ولیدؓ کے خاک پا کے بھی برابر نہیں وہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے بھی زیادہ صاحب فضیلت صحابہؓ جیسے حضرت عثمان غنیؓ پر وہ تنقید کرنے لگیں جو حضرت خالدؓ کے تبصرے سے کہیں زیادہ سخت ہیں تو کیا اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مسرت ہوگی؟ ہرگز نہیں! بلکہ ایسے خطرناک اقدام کی مذمت کرنا ہر مسلمان کا مذہبی فریضہ ہے۔ حضرت خالد بن ولیدؓ کو اس تبصرے سے شیخین وغیرہ کی روایت میں "لاتسبوا" کہہ کر اور مسند احمد کی روایت میں "دعوالی اصحابی" کہہ کر روکا جا رہا ہے کہ صحابہؓ کے بارے میں یہ زبان استعمال کرنا درست نہیں ہے اس لئے جمہور اہلسنت والجماعت جن میں فقہاء و محدثین، مفسرین و متکلمین اور جلیل القدر صوفیا کرام شامل ہیں۔ صحابہؓ کرام پر زبان تنقید دراز کرنے سے منع فرماتے رہے ہیں۔"

اللہ اللہ فی اصحابی لاتتخذوھم من بعدی غرضا

غزوہ رجیع اور قارہ کا واقعہ

از: حافظ محمد اکرم طوفانی، سرگودھا

یہ بھی دراصل عظمت رسالت ہی ہے۔ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عظمت صحابہ کی گارنٹی دی۔ پھر حق بھی یہی ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایسی ہی گارنٹی دیتے۔ ذیل کے واقعہ سے آپ محسوس کریں گے کہ اصحاب رسولؐ کس قدر وفادار تھے۔ اور عشق رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا حق دراصل اصحاب محمدؐ ہی نے ادا کیا گویا یہ اُن ہی کا حصہ تھا۔

رجیع فتح را کے ساتھ جیم کے کسرہ کے ساتھ ہے۔ یہ قبیلہ ہذیل کے کنویں کا نام ہے۔ یہ جنگ چونکہ اس کنویں کے قریب ہوئی تھی۔ اس لئے اس کا نام رجیع پڑ گیا۔ جس ٹیلے پر یہ لوگ آباد تھے اس کا نام قارہ تھا اس لئے یہ غزوہ اس وجہ سے بھی اس کی طرف منسوب ہو گیا۔

صفر سنہ ۴ھ میں رجیع اور قارہ کے لوگ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی۔ اے اللہ کے رسول ہمارے لوگ اسلام کی طرف مائل ہیں آپ ہمارے ساتھ اپنے صحابہؓ کی ایک جماعت بھیجیں جو ان کو اسلام کی طرف دعوت دیں جو مسلمان ہو جائیں ان کو دین اسلام سکھلائیں۔ چنانچہ آپؐ نے چھ صحابہؓ پر مشتمل ایک جماعت روانہ فرما دی۔ جن کے نام یہ ہیں۔

(۱) مرثد بن مرثد غنویؓ (۲) خالد بن بکیر لیثیؓ (۳) عاصم بن ثابت اوسیؓ (۴) خبیب بن عدیؓ (۵) زید بن دثنہ بیاضیؓ (۶) عبداللہ ابن طارقؓ۔

اس جماعت کے امیر مرثد غنویؓ تھے۔ جب یہ لوگ رجیع کنویں کے پاس پہنچے تو ان بے ایمانوں نے اصحاب رسولؐ کے ساتھ غداری کی اور ان کے خلاف ہذیل کو مدد کے لئے بلایا۔ صحیح بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سریہ عاصم ابن ثابتؓ کی سرکردگی میں بھیجا یہ عاصم عمر بن خطابؓ کے نانا ہیں۔ جب یہ لوگ مکہ مکرمہ اور (عسفان) کے درمیان پہنچے تو ہذیل کے تقریباً ایک سو تیر انداز ان کو پکڑنے کے لئے نکلے ان کے پاؤں کے نشان دیکھتے دیکھتے ایسے مقام پر پہنچے جہاں صحابہؓ آرام کرنے کیلئے اترے تھے۔ اور کھجوریں کھائی تھیں۔ کفار کھجور کی گٹھلیاں دیکھ کر کہنے لگے یہ مدینہ کی کھجوریں ہیں۔ اور ان کے تعاقب میں تیز تیز چلنے لگے۔ کچھ فاصلہ پر ان کو جا لیا۔

عاصمؓ اور ان کے ساتھیوں نے اُن کو آتے دیکھا تو پناہ لینے کے لئے ایک ٹیلے پر چڑھ گئے۔ کفار نے محاصرہ کر لیا اور کہنے لگے کہ نیچے اتر آؤ تو ہم تم سے حلفیہ عہد کرتے ہیں کہ ہم کسی آدمی کو قتل نہیں کریں گے یہ سن کر عاصمؓ نے کہا کہ میں تو کسی کافر بے ایمان کے عہد میں نہیں اتروں گا۔ پھر اللہ سے دعا کی الٰہی ہماری خبر اپنے رسولؐ کو پہنچا دے۔ اس کے بعد جنگ شروع ہو گئی۔ کافر بے ایمانوں نے چاروں طرف سے تیر چلا کر کچھ صحابہؓ کو شہید کر دیا۔ خبیب۔ زید۔ اور ایک اور صحابیؓ باقی رہ گئے

ان بے ایمان کافروں نے دوبارہ ان صحابہ سے عہد و پیمان کیا کہ اگر نیچے اتر آؤ گے تو ہم تم کو قتل نہیں کریں گے۔ چنانچہ وہ تینوں ان کا عہد تسلیم کرتے ہوئے نیچے اتر آئے اور ہتھیار ڈال دیئے۔ نیچے آنے کے بعد کفار نے ان کی کمانوں کی تانتیں کھولیں اور ان کے ساتھ ان کی مشکیں کس دیں۔ تیسرے صاحب بولے یہ پہلا غدر ہے۔ میں تو ان کے ساتھ نہ جاؤں گا دشمن نے ان کو بہتیرا گھسیٹا اور کھینچا مگر انہوں نے کفار کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا۔ کفار نے تنگ آکر ان کو وہاں ہی شہید کر دیا۔ خبیبؓ اور زیدؓ کو مکہ لے جا کر فروخت کر دیا۔ حضرت خبیب کو حارث بن عامر بن نوفل کے بیٹوں نے خرید لیا کیونکہ ان کا باپ حارث جنگ بدر میں مسلمانوں کے ہاتھوں مردار ہو چکا تھا۔ حضرت خبیب چند دن ان کے پاس قید رہے جب حارث کے بیٹوں نے حضرت خبیب کے قتل کی تاریخ مقرر کر دی تو حضرت خبیب

نے اپنی حجامت درست کرنے کے لئے حارث کی کسی بیٹی سے استرا مانگا جو اس نے لا کر دے دیا۔ وہ حارث کی کافر لڑکی کہتی ہے میں اپنے کام کاج میں مشغول ہو گئی تو میرا چھوٹا سا بچہ خبیبؓ کے پاس چلا گیا حضرت خبیبؓ میرے چھوٹے سے بچے کو اپنی ران پر بٹھا لیا۔ میں بچے کو ان کی ران پر اور استرے کو ان کے ہاتھ میں دیکھ کر سخت پریشان ہوئی اور مجھ پر زبردست گھبراہٹ طاری ہوئی کہ اچانک مجھ پر خبیبؓ کی نظر پڑی تو وہ میری گھبراہٹ سمجھ گئے اور فرمایا۔ بی بی تم ڈر رہی ہو کہ میں اس معصوم بچے کو قتل کر دوں گا۔ انشاء اللہ میں ایسا ہرگز نہ کروں گا۔

وہ کافر کی بیٹی کافر عورت گواہی دے رہی ہے اور کہتی ہے کہ خدا کی قسم میں نے خبیبؓ سے بہتر کبھی کوئی قیدی نہیں دیکھا وہ کہتی ہے میں نے ایک دن دیکھا کہ حضرت خبیبؓ ہاتھ میں انگور کا گچھا لیے اور وہ انگور کھا رہے ہیں حالانکہ ان دنوں میں مکہ میں انگور کا نام و نشان بھی نہ تھا حالانکہ وہ بیڑیوں میں بھی جکڑے ہوئے تھے۔ دراصل اللہ تعالیٰ نے پردہ غیب سے ان کو یہ رزق دیا تھا۔ جب تاریخ مقرر پر کفار ان کو حرم سے باہر لے گئے تو انھوں نے کہا مجھے دو رکعت نماز پڑھنے دو۔ انھوں نے اجازت دے دی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو ان کی طرف منہ کر کے بولے اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ تم سمجھو گے میں موت سے گھبرا گیا ہوں۔ تو میں دیر تک نماز پڑھتا۔

خبیبؓ پہلے شخص ہیں جنہوں نے قتل سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنے کی سنت جاری کی حضرت خبیبؓ نے قتل سے پہلے یہ دعا کی الٰہی ان کو گن لے ان کو ایک ایک کر کے قتل کر اور ان میں سے کسی کو نہ چھوڑ۔ اور پھر یہ اشعار پڑھے۔

ولستُ اُبالی حِینَ اُقتَلُ مُسلِماً

علیٰ ای شِقٍّ کانَ فی اللہِ مصرعی

اگر بحالت اسلام قتل کیا جاؤں تو مجھے پرواہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں

وذٰلکَ فی ذاتِ الالٰہِ فان یشا

یبارکْ علیٰ اوصالِ

میں اللہ کی راہ میں جان دے رہا ہوں۔ اب یہ اس اللہ کی مرضی ہے۔ کہ میرے کٹے ہوئے جسم کے ٹکڑوں پر برکت نازل فرمائے۔

اس کے بعد عقبہ بن حارث اٹھا اور ان کو شہید کر دیا۔

خدا رحمت کنند ایں عاشقان پاک طینت را۔

حضرت عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق جب قریش کو پتہ چلا کہ وہ عاصم شہید ہو گئے ہیں تو ان کفار نے کچھ آدمی بھیجے کہ حضرت عاصمؓ کے جسم کا کچھ حصہ کاٹ لائیں جس سے معلوم کر سکیں کہ واقعی وہ قتل ہو گئے ہیں۔ حضرت عاصمؓ نے چونکہ جنگ بدر میں ان کا کوئی سردار قتل کیا تھا۔ اس لئے یہ اپنی آگ ٹھنڈی کرنا چاہتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے جسم پر بادل کی طرح بھڑوں کا پہرہ بٹھا دیا۔ جنہوں نے ان کفار کے قاصدوں سے حضرت عاصمؓ کے جسم کی حفاظت کی وہ ان کے جسم کا کوئی حصہ نہ کاٹ سکے۔

ابو الاسود بواسطہ عروہ روایت کرتے ہیں کہ مشرکین مکہ جب حضرت خبیبؓ کو قتل کرنے لگے تو ان سے پوچھا کیا تم کو یہ پسند ہے کہ آج تمہاری جگہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوتے۔ انھوں نے موت کو سامنے دیکھتے ہوئے یہ جواب دیا۔

خدا کی قسم (ظالمو) میں تو یہ بھی پسند نہیں کرتا کہ آپ کے پاؤں کے تلوے میں ایک معمولی کانٹا بھی چبھ جائے۔ چہ جائیکہ جو تم کہتے ہو۔ قربان جائیے صحابہؓ کے عشق رسالت پر کہ موت کی وادی میں کھڑے ہو کر بھی حق وفا ادا کر رہے ہیں۔ لیکن کیا کہا جائے اُن منحوس افراد اور قلموں کو جو یہ تہمت لگاتے ہیں کہ یہ لوگ آخر حضورؐ کو چھوڑ گئے تھے۔ کتابوں میں لکھا ہے۔ حضرت عاصمؓ ہمیشہ دعا مانگا کرتے تھے کہ یا اللہ میں بھی کسی مشرک کو ہاتھ نہ لگاؤں۔ اور یا اللہ مجھے بھی کوئی مشرک ہاتھ نہ لگائے۔

سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے اللہ تعالیٰ مومن کی مرنے کے بعد بھی اسی طرح حفاظت فرماتے

باقی صفحہ ۲۹ پر

مرزا غلام قادیانی کی زندگی کا ایک زاویہ ۵

ازحسن محمود عودہ ۔ سابق قادیانی مربی برطانیہ ۵

عربی سے اردو منظور احمد الحسینی

مرزا غلام قادیانی کی سیرت کے بارے میں اردو میں ایک کتاب ہے جس کا نام سیرۃ المہدی ہے جس کو مرزا قادیانی کے منجھلے بیٹے بشیر احمد نے ترتیب دیا ہے اس میں مرزا بشیر نے اپنے والد مرزا غلام کی زندگی کے مختلف احوال پر روشنی ڈالی ہے اس میں تمام تر روایات اپنی والدہ۔ اپنے بڑے بھائی مرزا محمود احمد اور دیگر مرزا غلام قادیانی کے مقربین سے نقل کی گئی ہیں قارئین کرام اس روایت کو پڑھ کر مرزا غلام قادیانی اور اس کے شریف خاندان کے بارے میں خود ہی اندازہ کر لیں گے۔

نوجوان لڑکی زینب کے ساتھ صبح کی اذان تک۔

روایت نمبر ۹۱: ۔۔ ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ مجھ سے میری لڑکی زینب بیگم نے بیان کیا کہ میں تین ماہ کے قریب حضرت اقدس (مرزا غلام احمد قادیانی) کی خدمت میں رہی ہوں۔ گرمیوں میں پنکھا وغیرہ اور اسی طرح کی خدمت کرتی تھی۔ بسا اوقات ایسا ہوتا کہ نصف رات یا اس سے زیادہ مجھکو پنکھا ہلاتے گزر جاتی تھی مجھ کو اس اثنا میں کسی قسم کی تھکان و تکلیف محسوس نہیں ہوتی تھی بلکہ خوشی سے دل بھر جاتا تھا دو دفعہ ایسا موقعہ آیا کہ عشاء کی نماز سے لے کر صبح کی اذان تک مجھے ساری رات خدمت کرنے کا موقع ملا۔ پھر بھی اس حالت میں مجھ کو نہ نیند نہ غنودگی اور نہ تھکان معلوم ہوئی بلکہ خوشی اور سرور پیدا ہوتا تھا۔"

(سیرۃ المہدی ص ۲۷۳،۲) بشکریہ ماہنامہ التقویٰ عربی انگلش

از جناب عبدالرحمٰن غازی

آہ فلسطینی بچے

یہودیوں کے ظلم و ستم کی روح فرسا داستان

سمیر ایک نوعمر فلسطینی بچہ ہے اسرائیلی فوج نے گرفتار کرنے کے بعد حبس بے جا میں رکھا۔ اسے مارچ ۱۹۹۰ء کی ایک شام کو اس کے گھر سے گرفتار کیا گیا۔ اس نے اسرائیل کے خفیہ ادارے سے ٹھیک تین ہفتے بعد مئی ۱۹۹۰ء موس کو بیا سے رہائی پانے پر بیان دیا کہ تفتیش کرنے والوں نے اسے شدید طریقے سے زدوکوب کیا۔ اسے ایک بجلی کے موٹے تار سے پیٹا گیا۔ متعدد بار اس کے بازو کو سگریٹ سے جلایا گیا۔ اسے دھمکیاں دی گئیں کہ وہ اعتراف کرے کہ اس کے والد نے "انتفاضہ" کے حامیوں کے ساتھ مل کر اسرائیلی فوجیوں کے ایک دستے پر حملہ کیا ہے۔ جب اس نے عدالت میں ایک جج سے سگریٹ سے اس کا جسم جلائے جانے کی شکایت کی تو تفتیش کرنے والے اس بات پر برانگیختہ ہو گئے اور انھوں نے اسے جنسی طور پر زیادتی کی دھمکیاں دیں۔ جبکہ مذکورہ جج صاحب نے اس کی قید تنہائی کی مدت میں مزید توسیع کر دی۔ بالآخر سمیر کو رہائی مل گئی۔ رہائی کے بعد سمیر نے درج ذیل بیان دیا۔

"میں نے اچانک دیکھا کہ ہمارے گھر کے صحن میں تین اسرائیلی فوجی کھڑے ہیں۔ میرے دادا ابو انھیں صحن میں کھڑا دیکھ کر ان کے پاس گئے اور ان سے پوچھا کہ وہ کیا چاہتے ہیں؟ انھوں نے جواب دیا کہ ہم سمیر کو لینے آئے ہیں۔ میں اس پر سراسیمہ ہو گیا۔ فوجی کمرے میں داخل ہوئے۔ میرا نام دریافت کیا اور کہنے لگے کہ "تم اپنے کپڑے پہنو اور ہمارے ساتھ چلو" گھر کے گیٹ پر انھوں نے میری قمیص اتار کر اس سے میرا چہرہ ڈھانپ دیا۔ وہ مجھے باب حتا کی سیڑھیوں سے گھسیٹتے ہوئے ایک گھر کے اندر لے گئے۔ تقریباً پندرہ منٹ کے بعد ایک سپاہی مجھے پھر اپنی جیپ پر گھسیٹتا ہوا اوپر لے گیا۔ جبکہ میرے دونوں ہاتھ پشت پر بندھے ہوئے ہیں۔ بعض اوقات وہ میری ٹانگوں پر ٹھڈے مارتا۔ اور کبھی میرے پیٹ پر لاتیں مارتا۔ جب گھونسے اور ٹھڈے شدید ہوتے تو میں منہ کے بل گر جاتا۔

دس منٹ بعد ہم باب زہرہ پر پہنچ گئے۔ مجھے اس کا علم کاروں کے شور سے ہوا اور جب انھوں نے مجھے موڑ میں سوار کرنے کے لئے میرے چہرے سے نقاب کو ذرا سرکایا تو پھر سے مجھے باب زہرہ پر پہنچنے کا یقین ہو گیا۔ انھوں نے مجھے سر کو جھکائے رکھنے کا حکم دیا لیکن میں نے اپنی والدہ کی آہ و بکا اور چیخ و پکار کو سن لیا۔ میں نے اپنی گردن کو گھمایا اور اپنی والدہ کی طرف نگاہیں جما دیں۔

سمیر اور ایک دوسرے فلسطینی بچے غالت کو موسکوبیا کے تفتیشی مرکز لے جایا گیا۔ سمیر کا بیان ہے کہ فوجی اسے ایک تفتیشی کمرے میں لے گئے۔ انھوں نے مجھے ایک کال کوٹھڑی میں دھکیل دیا۔ وہاں میں طویل عرصے تک تن تنہا کھڑا رہا۔ میں نے وہاں اور کسی شخص کو نہ دیکھا۔ میں سخت سردی محسوس کر رہا تھا کیونکہ مجھے بدن پر صرف ایک قمیص پہننے کی اجازت دی گئی تھی۔ بعد ازاں ایک موٹا آدمی جو نیکر پہنے ہوئے تھا مجھے ایک دوسرے کمرے میں لے گیا۔ وہ مجھ پر زور دے رہا تھا کہ میں اعتراف کروں کہ میں نے پانچ کاروں کو نذر آتش کرنے میں "انتفاضہ" والوں کی مدد کی ہے۔ اس نے مجھے بتایا کہ اس بات کے چار چشم دید گواہ بھی موجود ہیں۔ میں نے اس سے کہا کہ میں ایسی کسی کارروائی سے واقف نہیں ہوں تو وہ مجھے دوبارہ اس تنگ و تاریک کوٹھڑی میں لے گیا۔ جہاں کوٹھڑی کے ایک سوراخ سے دیکھا کہ یہ تفتیش کرنے والا مسلسل کچھ لکھے جا رہا ہے۔ پھر وہ دوبارہ میرے پاس آیا اور مجھے ٹھوکر مار کر کہنے لگا کہ اس پر دستخط کر دو۔" اور میرے ہاتھ میں عبرانی زبان میں لکھا ہوا ایک کاغذ تھما دیا۔ (جبکہ سمیر عبرانی پڑھنی لکھنی نہیں جانتا) میں نے پوچھا "بھلا میں کس لئے دستخط کر دوں"۔ اس نے کہا اگر تم دستخط کرو گے تو گھر جانے کے قابل ہو گے۔ میں نے قدرے خوشی محسوس کرتے ہوئے پنسل لے کر اس پر دستخط کر دیئے۔"

تفتیش کرنے والوں نے سمیر کو بتایا کہ اسے اگلے روز رہا کر دیا جائے گا اور پھر اسے قدیم شہر کے ایک اور لڑکے کے ساتھ ایک کوٹھڑی میں پابند سلاسل کر دیا گیا۔ اگلے روز ناشتے سے پہلے انھیں کوٹھڑی کی صفائی پر لگا دیا گیا۔ بعد ازاں سمیر اور دیگر دو نوجوان لڑکوں کو ہتھکڑی لگا دی گئی اور ۴۸ گھنٹوں کے لئے بند کر دیا گیا۔ پھر انھیں عدالت میں لے جایا گیا۔ جہاں ان کی مدت میں مزید دس دن کی توسیع کر دی گئی۔

سمیر کا بیان ہے میری والدہ محترمہ عدالت سے باہر میرا انتظار کر رہی تھی۔ انھوں نے اسے عدالت کے صحن سے یہ کہہ کر باہر نکال دیا کہ یہ ایک خفیہ اور رازدارانہ کارروائی ہے اور تفتیش کرنے والوں نے ابھی تک ہماری تفتیش مکمل نہیں کی۔

جیسے ہی مجھے عدالت سے لے جایا جا رہا تھا، تو میری ماں مجھے بوسہ دینے کی کوشش میں آگے بڑھی۔ مگر سرکاری وکیل نے میری والدہ کو ایسا کرنے سے روک دیا۔ میں نے اسے اپنی والدہ سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ وہ مزید دس دن گن گن کر کاٹے اور اپنے بیٹے سے ملاقات کے لئے دوبارہ عدالت میں آئے۔ اس نے یہ بھی کہا کہ وہ اس کے بیٹے (یعنی سمیر) کو نہیں ماریں گے۔

جب ہم واپس قید خانے (جیل) میں پہنچے تو انھوں نے تفتیش کا عمل دوبارہ شروع کر دیا ہم میں سے ہر ایک کو علیحدہ کمرے میں لے جایا گیا۔ انھوں نے مجھے ایک سفید رنگ کی بجلی کے تار کے ساتھ مارنا شروع کیا۔ انھوں نے مجھے بلا استثنیٰ میرے جسم کے ہر حصے پر ضربیں لگانی شروع کر دیں۔ تاہم میری پشت پر زیادہ مارتے تھے۔ میں اپنے دوسرے دوستوں کی چیخ و پکار اور کراہنے کی آوازیں سن رہا تھا۔ جو ناقابل برداشت تشدد

کے سبب بلند آواز سے آہ و بکار کر رہے تھے۔ میں اپنے اوپر بیتنے والی پر تشدد داستان کو مکمل طور پر تو یاد نہیں رکھ سکا مگر مجھے اتنا یاد ہے کہ ایک مرتبہ تفتیش کرنے والوں نے مجھے دھمکایا کہ میں پرانے شہر کی دیواروں پر پرچے لکھوں کہ میرا والد نوجوانوں کو اسرائیلی فوجیوں پر غلیل سے پتھر پھینک کر ہلاک کرنے کے لئے اکساتا ہے۔ ایک اور موقع پر انھوں نے مجھے اور ایک اور محبوس نوجوان غالب امیس کے گھر والوں کو جیل بلایا اور انھیں میرے والد سے سگریٹ اور کپڑے لانے کا حکم دیا۔

تفتیش کے دوران منگل کے روز جب میں نے ہر بات سے قطعی انکار کر دیا تو تفتیش کرنے والے نے جو سگریٹ کش لگا رہا تھا مجھے حوالات زنداں کرتے ہوئے مجھے اپنے ہاتھ اٹھانے کا حکم دیا۔ پھر کوٹھڑی کے دوسری طرف سے میرے قریب آیا اور پھر لکڑی کی کوٹھڑی کے سوراخ سے میرے بائیں بازو کو سگریٹ سے داغ دیا۔ میں درد کی شدت سے بلبلا اٹھا۔ مگر اس بے رحم شخص نے اس عمل کو جاری رکھا۔ اس نے چار مرتبہ میرے بائیں بازو کو سگریٹ سے جھلسایا۔ میں نے دوبارہ اسے اپنے قریب آتے دیکھ کر اپنے بازوؤں کو نیچے کر لیا۔ مگر اس نے بازو اٹھانے کا حکم دیا۔ میں نے خوف کے مارے اس کے حکم کی تعمیل کی۔ یہ خیال کرتے ہوئے بھی کہ وہ پہلے ہی کئی بار میرے بازوؤں کو جھلسا چکا ہے اس لئے اب ایسی حرکت نہیں کرے گا۔"

بدھ کے روز سمیر کو تفتیش کمرے میں ایک بوڑھے آدمی کے روبرو لایا گیا جو کہ نیلے رنگ کی وردی میں ملبوس تھا اور سمیر سے کہا گیا کہ اس کی پہچان بتائے۔ (یاد کرے) سمیر بیان کرتا ہے۔

تفتیشی افسر نے میرے پاؤں پر ڈنڈے مارے اور پھر مجھے مخصوص سیل میں بند کر دیا اور گذشتہ دن کی طرح دوبارہ سگریٹوں سے میرے بازوؤں کو داغا۔ انھوں نے مجھے بتایا کہ وہ غالب کو "ابو بلال" کے پاس لے گئے تو غالب نے اس کے سامنے اقبال جرم کر لیا ہے۔ میں نے کہا کہ اگر غالب ابو بلال کے ساتھ ایسی کاروائیوں میں ملوث رہا ہے تو یہ اس کا معاملہ ہے اور میں کیونکہ ایسی کاروائیوں میں ملوث نہیں تھا اور نہ ہی ابو بلال کو میں جانتا ہوں۔"

۱۱ اپریل کو وہ دوبارہ مجھے عدالت میں لے گئے۔ اور ہماری قید و نظر بندی میں مزید چھ روز کی توسیع کر دی گئی۔ عدالت میں میں نے جج کو اپنے جھلسے ہوئے بازوؤں کے زخم دکھائے میں اسے اپنی کمر بھی دکھانا چاہتا تھا۔ مگر اس نے مجھے روک دیا اور جلدی جلدی میری نظر بندی میں توسیع کے فیصلے کو پڑھ کر سنانے لگ گیا۔

میرے والد محترم عدالت میں موجود تھے وہ کھڑے ہوئے اور انھوں نے میری رہائی کی اپیل کی۔ اور وہ کہہ رہے تھے کہ اس تشدد اور اذیت میں تو میرا بچہ " اقبال جرم " کرنے پر مجبور ہو جائے گا۔ میں نے بھی چلانا شروع کر دیا کہ میں اپنے والد کے ساتھ گھر جانا چاہتا ہوں۔ عدالت سے جاتے ہوئے میں نے اپنی والدہ محترمہ کو دیکھا۔ باوجود اس کے کہ مجھے والدہ سے بات نہ کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ میں نے والدہ سے گفتگو کی۔ دراصل انھیں غصہ دلانا چاہتا تھا۔ وہ مجھے واپس تفتیشی کمرے میں لے گئے اور بجلی کے تار کے ساتھ زبردست طریقے سے زدوکوب کرنا شروع کر دیا اور میری کمر اور پاؤں پر سخت ضربیں لگانے لگ گئے اور مجھے مسلسل غلیظ گالیاں دینے لگے اور مجھ پر لعن طعن کرنے لگے۔

اگلے روز انھوں نے مجھے کہا کہ تم نے جج کو بازو جلانے کے بارے میں کیوں بتایا۔ تفتیش کرنے والا سخت ناراض تھا اور چلا چلا کر مجھ سے کہہ رہا تھا کہ ہم ایک ایسے آدمی کو لائیں گے جو تم سے جنسی زیادتی کرے گا اور ہم تمہارے اعضا تناسل کو کو کاٹ دیں گے۔" اس نے کئی دفعہ میرے گالوں پر زوردار تھپڑ مارے اور پھر دوبارہ پس دیوار زنداں بھیج دیا۔ اس کے بعد مزید تفتیش نہ کی گئی۔

۱۶ اپریل کو سمیر کو ان کے والدین کی پندرہ ہزار اسرائیلی کرنسی .... کی ضمانت کے مچلکہ پر رہا کر دیا گیا۔ فرک .... کے ایک کارکن نے ۷ مئی کو جب سمیر سے انٹرویو لیا تو اس نے سمیر کے بازوؤں پر سگریٹ سے جھلسنے کے نشانات بھی دیکھے۔

جبار کارپٹس
قائد آباد کارپٹ ● مون لائٹ ● بلال کارپٹ ●
یونائیٹڈ کارپٹ ● ڈیکورا کارپٹ ● اولمپیا کارپٹ
ڈیلرز
مساجد کیلئے خاص رعائت
۳م، این آر ایونیو نزد پوسٹ آفس بلاک جی برکات حیدری نارتھ ناظم آباد فون: 6647665 - 6646888

از: حافظ محمد ابراہیم سندھانی

تحریک ختم نبوت

لمحہ بہ لمحہ منزل بہ منزل

عقیدۂ ختم نبوت نہ صرف ایمان ہی نہیں بلکہ دین اسلام کی روح جان ہے جس پر غیر متزلزل اور راسخ یقین و ایمان لائے بغیر کوئی شخص اُمت محمدیہ میں شامل ہو کر مسلمان کہلائے جانے کا روادار ہو ہی نہیں سکتا بقول۔ ع

محمدؐ کی محبت دین حق کی شرط اوّل ہے۔
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے۔

خلیفہ اول بلافصل حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں جھوٹی نبوت کے مدعی لعینوں کو مرتد قرار دے کر فوری طور پر قتل کر دینے کے احکامات صادر فرما دیئے تھے۔ کرۂ ارض پر اسلام کے سب سے بڑے ازلی دشمن فرنگی سامراج نے مسلم قوم کی وحدانیت میں نقب لگانے کے لئے نہ صرف متعدد سازشی فتنوں کو جنم دیا بلکہ پیشہ ور منافقوں کی مدد سے امت محمدیہ میں مختلف عنوان سے انتشار و خلفشار پیدا کرنے پر خصوصی توجہ دی اور اپنے اس ناپاک اور گھناؤنے مقصد کے حصول کے لئے فرنگی سامراج نے اپنے گماشتے اور وظیفہ خوار خفیہ ایجنٹ مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت کا کھڑاگ رچا کر دین اسلام کو ناقابل تلافی نقصان پہنچانے کی غرض سے انتہائی خطرناک اور مہلک حربہ استعمال کیا۔ تحریک ناموس ختم نبوت کا باقاعدہ آغاز تقسیم ہند سے قبل فرنگی دور حکومت میں اس وقت ہوا جب مرزا غلام احمد نے اپنے فرنگی آقاؤں کی خوشنودی کے لئے فرمان خداوندی سے بغاوت کرتے ہوئے کھلم کھلا اعلانیہ دعویٰ نبوت کر کے جہاد کو حرام قرار دے کر حکومت فرنگ کی اطاعت کو جائز قرار دینے۔ اسلام کے بنیادی عقائد کی دھجیاں بکھیرنے۔ اسلامی شعائر اور احادیث نبویؐ کی برملا توہین کا سلسلہ شروع کر دیا۔ فرنگی حکمرانوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کو تمام تر سرکاری وسائل اور کثیر سرمایہ فراہم کر کے اپنے اس ناپاک اور مکروہ منصوبے کو کامیاب کرنے کی بھرپور جدوجہد شروع کر دی کہ کس طرح مسلمان قادیانی گروہ کو اپنے دین اسلام ہی کا ایک حصہ یعنی فرقہ تسلیم کر لیں امام المحدثین حضرت علامہ انور شاہ کاشمیریؒ کی کاوشوں کے بدولت جب شاعر مشرق حکیم الامت علامہ اقبالؒ پر قادیانیت کے خدوخال اور اس کے عزائم آشکار ہوئے تو پھر علامہ اقبال نے متعدد مواقع پر اپنے اس راسخ عزم کا برملا اظہار کیا کہ ”ہر ایسی مذہبی جماعت یا گروہ جو تاریخی طور پر دین اسلام سے وابستہ ہو لیکن اپنی بنیاد نئی نبوت کے نظریے پر رکھے اور بزعم خود اپنے الہامات پر اعتقاد نہ رکھنے والے تمام مسلمانوں کو کافر سمجھے تو مسلمان اسے اسلام کی وحدت کے لئے لازمی خطرہ محسوس کرے گا اور یہ اس لئے کہ اسلامی وحدت ختم نبوت ہی سے استوار ہوئی ہے۔ قادیانیت باطنی طور پر اسلام کی روح اور مقاصد کے لئے مہلک ہے اور یہ اپنے اندر یہودیت کے اتنے عناصر رکھتی ہے گویا یہ تحریک ہی یہودیت کی طرف رجوع ہے“۔ فرنگی استعمار کی دشمن جماعت مجلس احرار اسلام کے سر فروش قائدین نے مرتد و کذاب مرزا غلام احمد کے کافرانہ و ملحدانہ نظریات، من گھڑت دعوؤں، اور اس کے انبیاء کرام، ازواج مطہرات، اور صحابہؓ کے خلاف بے جا دشنام طرازیوں پر مشتمل گستاخانہ اور اہانت آمیز لٹریچر کا بغور مطالعہ و مشاہدہ کرنے کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے تمام پیروکاروں کو اسلام کے لئے زہر قاتل گردان کر اس بین الاقوامی سازشی فتنے کی مکمل سرکوبی کو اپنی زندگی کا واحد نصب العین قرار دے دیا۔ نامور ادیب، مفکر احرار چوہدری افضل حقؒ نے اپنے مخصوص مدبرانہ و مفکرانہ انداز میں قادیانیت کا پوسٹ مارٹم کرتے ہوئے فرمایا ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ خواہ ظلی ہو یا بروزی نہ صرف اسلام پر ضرب کاری کی حیثیت رکھتا ہے بلکہ یہ مسلمانوں میں انتشار عظیم پیدا کرنے کا باعث بھی ہے یہ گروہ برٹش امپیریلزم کا کھلا ایجنٹ ہے انگریزوں نے اس سے مسلمان ملکوں میں جاسوسی کا کام لیا ہے انہوں نے فرنگی آقاؤں کی غلامی کے لئے اپنی نبوت کا کھڑاگ رچا کر الہام کی زبان میں سند مہیا کی ہے غرض قادیانی گروہ کا وجود مسلمانوں کی داخلی زندگی کے لئے اسرائیل سے بھی زیادہ خطرناک ہے“۔ امیر شریعت، تاجدار خطابت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے فرنگی سامراج کے پروردہ قادیانی گروہ کے خلاف اعلان جہاد کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ”ناموس ختم نبوت کی حفاظت میرا جزو ایمان ہے جو شخص بھی اس ردا کو چوری کرے گا، جی نہیں چوری کرنے کا حوصلہ کرے گا تو میں اس کے گریبان کی دھجیاں اڑا دوں گا اور جو اس مقدس امانت کی طرف انگلی اٹھائے گا تو میں اس کا ہاتھ قطع کر دوں گا۔ میں میاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی کا نہیں، نہ اپنا نہ پرایا، میں صرف انہیںؐ کا ہوں وہیؐ میرے ہیں۔ جن کے حسن جمال کو خود رب کعبہ نے قسمیں کھا کھا کر آراستہ کیا ہو تو پھر میں ان کے حسن و جمال پر نہ مر مٹوں؟ تو لعنت ہے مجھ پر۔ اور لعنت ہے اُن پر جو نام تو لیتے ہیں خاتم الانبیاءؐ کا، لیکن سارقوں کی خیرہ چشمی کا تماشہ دیکھتے ہیں“۔

فرنگی سامراج کی مدد و اعانت اور بھرپور سرپرستی کی وجہ سے قادیانی گروہ کی روز افزوں بڑھتی ہوئی سرگرمیوں اور دین محمدؐ کے خلاف شب و روز تند و تیز سازشوں سے اُمت مسلمہ کو محفوظ رکھنے اور دنیائے اسلام میں قادیانیت کا دجل و فریب اور اس کے مکروہ عزائم بے نقاب کرنے کی غرض سے اسلام کا درد رکھنے والی ”مجلس احرار اسلام“ کی صادق باعمل اور پرجوش قیادت نے ہر قسم کے خوف و خطر سے بے نیاز ہو کر پوری قوت کے ساتھ قادیانیت سے برسر پیکار ہونے کا فیصلہ کر لیا اور تحریک ختم نبوت

کو مسجد کے منبر و محراب سے باہر نکال کر سیاست و خطابت کے ذریعہ ہمہ گیر عوامی تحریک بنانے کے لئے ایک منظم پروگرام اور جامع حکمت عملی مرتب کرکے قادیانیت کا برق رفتاری سے تعاقب و محاسبہ کرنا شروع کردیا۔ عشق رسولؐ سے مزین احرار کے سرفروش رہنماؤں نے ۱۹۳۴ء میں قادیان میں احرار کانفرنس کے انعقاد کا اعلان کرکے فرنگی سرکار کے ایوانوں اور اہل قادیان میں کھلبلی مچادی فرنگی حکومت نے احرار قائدین کو اس اقدام سے باز رکھنے کے لئے ہر ممکن سختی سے حتیٰ اشتعال کئے۔ رہنماؤں اور رضا کاروں کی بڑے پیمانے پر گرفتاریاں کیں لیکن امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے حکومت فرنگ کی تمام تر پابندیوں اور رکاوٹوں کے باوجود بھیس بدل کر بدترین کفر کی اس سرزمین "قادیان" میں داخل ہو کر ناموس ختم نبوت کا پرچم سربلند کرکے دکھایا جس پر مولانا ظفر علی خاں بے ساختہ کہہ اٹھے کہ

یہ مانا کہ بھول جائے گا قادیان میرے مخالف کو
مگر کیا وہ بھلا سکے گا سر خاک میں بخاریؒ کی !!!!

قیام پاکستان کے بعد جب ملک کی پہلی کابینہ میں بدقسمتی سے سر ظفر اللہ قادیانی کو بطور وزیر خارجہ شامل کیا گیا اور پھر اس اعلیٰ سرکاری عہدے کی آڑ میں قادیانی گروہ نے مسلمانوں میں اپنی تعلیمی و تبلیغی سرگرمیوں میں اضافہ کرنا شروع کیا تو پھر مرد قلندر حضرت امیر شریعتؒ کی غیرت ایمانی بھڑک اٹھی اور انہوں نے برصغیر کے کروڑوں مسلمانوں کی گرانقدر اور بیش بہا قربانیوں کے نتیجے میں معرض وجود میں آنے والی اس اسلامی مملکت کی جغرافیائی سالمیت اور دینی اقدار کے تحفظ کے جذبے سے سرشار ہو کر پھر میدان کارزار میں آنے پر مجبور ہو گئے حضرت امیر شریعتؒ نے فرنگی سامراج کی کوکھ سے جنم لینے والی ناپاک ذریت قادیانی گروہ کی دین اسلام کے خلاف شاطرانہ چالوں اور باغیانہ سازشوں کا قلع قمع کرنے کے لئے ہر قسم کی سیاسی وابستگیوں اور فرقہ وارانہ منافرتوں سے بالاتر ہو کر تمام مذہبی قوتوں کا ایک متحدہ پلیٹ فارم "مجلس تحفظ ختم نبوت" کی بنیاد رکھی جس کا پہلا صدر اتفاق رائے سے حضرت امیر شریعتؒ ہی کو منتخب کیا گیا۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے امیر شریعتؒ نے عقیدۂ ناموس ختم نبوت کے مسئلہ کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا "مسلمانو! ختم نبوت کے عقیدے کو یوں سمجھو جیسے یہ ایک مرکزی دائرہ ہے جس کے چاروں طرف توحید۔ رسالت۔ قیامت۔ ملائکہ کا وجود۔ صحف سماوی کی صداقت۔ قرآن کریم کی حقانیت۔ عالم قبر و برزخ۔ یوم النشر اور یوم الحساب گردش کرتے ہیں اگر یہ اپنی جگہ سے ہل جائے تو سارا نظام درہم برہم ہو جائے گا۔ مسئلہ ختم نبوت جان اسلام اور روح قرآن ہے قادیانیت اس روح پر۔ اس جان قرآن پر۔ اور جان اسلام پہ مرتدانہ ضرب کاری ہے۔ میں اس کے استیصال کو ہر مسلمان کے لئے فرض سمجھتا ہوں۔ پاکستان کے جسم میں یہ سیاسی ناسور ہے اگر حکومت نے اس کا بروقت آپریشن نہ کیا تو پھر یہ ناسور سارے جسم کو تباہ و برباد کرکے رکھ دے گا۔"

مجلس ختم نبوت نے حضرت امیر شریعتؒ کی ولولہ انگیز زیر قیادت قادیانی گروہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوانے۔ ان کو اسلامی اصطلاحات کے استعمال سے باز رکھنے۔ تمام اعلیٰ سرکاری عہدوں سے قادیانیوں کو برطرف کرنے۔ نیز قادیانی لابی کے زیر اہتمام شائع ہونے والے تمام رسائل و جرائد سمیت ہر قسم کے قابل اعتراض بانت آمیز لٹریچر کی فوری ضبطی سے متعلق دیوبندی، بریلوی، شیعہ۔ اور اہلحدیث سمیت پوری قوم کے متفقہ حمایت یافتہ مطالبات منوانے کے لئے تقریباً پانچ سال تک آئین و قانون کی حدود میں رہتے ہوئے پرامن جدوجہد کی لیکن افسوس کہ حکومتی سطح پر کوئی شنوائی نہ ہو سکی اور دوسری طرف منکرین ختم نبوت قادیانیوں کی فتنہ انگیزیاں اور شرپسندیاں بام عروج پہ ہی چڑھتی جا رہی تھیں جس سے مجبور ہو کر امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے تمام مکتب فکر کے علمائے کرام کو باہم ساتھ ملا کر ۱۹۵۳ء کی تاریخ ساز تحریک چلانے کا اعلان کر دیا اور پھر اس کے ساتھ ہی متفقہ فیصلے کے مطابق پورے ملک کی مساجد سے شمع نبوت کے پروانوں اور رسالت کے دیوانوں نے مردانہ وار جلوس نکالنے شروع کر دیئے۔ پاکستان کی خالق جماعت ہونے کی دعویدار، دوقومی نظریہ کی علمبردار مسلم لیگی حکومت نے سرور کائنات فخر موجودات آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس، حرمت، عظمت، اور تقدس سے متعلق مجلس ختم نبوت کے پاکستان کے اساسی نظریئے سے مکمل طور پر ہم آہنگ جائز و برحق مطالبات کو فوری طور پر منظور کرکے رب ذوالجلال کی بارگاہ میں سرخروئی حاصل کرنے کے بجائے سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ حضرت احمد علی لاہوریؒ۔ قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ اور شورش کاشمیریؒ سمیت تحریک کے تمام مرکزی قائدین اور عہدیداروں کو "پس دیوار زنداں" دھکیل کر نام نہاد اسلامی حکومت نے رسوائے زمانہ جنرل اعظم کی سربراہی میں صوبہ پنجاب میں مارشل لاء نافذ کرکے اور شمع ختم نبوت کے جیالے پروانوں کے مقدس لہو سے ہولی کھیل کر ذلت و پشیمانی کا وہ سیاہ ٹیکہ اپنی پیشانی پر لگا لیا ہے جو انشاء اللہ تعالیٰ یوم الحشر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ عالیہ میں بھی ان ظالم حکمرانوں کے لئے رسوائی و شرمساری کا باعث بنے گا اسلامی نظام حیات کے نام پر کروڑہا مسلمانوں کی جان و مال، عزت و آبرو اور اپنے خوشحال گھروں سے ہجرت کی بے مثال و باکمال قربانیوں کے عوض معرض وجود میں آنے والے اس ملک میں نام نہاد مسلم حکمرانوں کے عہد حکومت میں ناموس ختم نبوت کے عظیم مقدس مشن کی خاطر لاکھوں عاشقان رسولؐ نے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں اور ہزارہا مسلمانوں کو کلمۂ طیبہ کا ورد کرتے ہوئے جام شہادت نوش کرنا پڑا۔ درندہ صفت حکمرانوں نے اپنے سامراجی آقاؤں کی خوشنودی کے لئے تاریخ کا بدترین بہیمانہ و سفاکانہ طاقت کا بے دریغ استعمال کرکے بظاہر اس عظیم تحریک کو ٹھنڈا کر دیا تھا لیکن درحقیقت یہ اس تحریک کی بہت بڑی کامیابی اور اسی کا فیضان کرم تھا کہ پوری ملت اسلامیہ قادیانیت کے دجل و فریب اور اس کی ریشہ دوانیوں کی سنگینی سے نہ صرف کماحقہ طور پر آشنا ہو گئی بلکہ مسلمانان عالم کے بچے بچے کے دل و دماغ میں قادیانیت کے خلاف نفرت و حقارت کے کبھی نہ بجھنے والے شعلے بھڑک اٹھے ۲۹ مئی ۱۹۷۴ء میں سامراج

باقی صفحہ ۲۹ پر

پرل انٹر کانٹی نینٹل ہوٹل کی جامع مسجد اور ہوٹل کے مسلمان ملازمین کا نوحہ

یہودی، آغاخانی اور قادیانی انتظامیہ کا اشتعال انگیز پروگرام

ختم نبوت رپورٹ

وان المساجد للّٰہ اور بیشک مسجدیں اللہ ہی کے لئے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے مخصوص ہیں کوئی مسلمان کسی مسلمان کو مسجدوں سے نہیں نکال سکتا الا یہ کہ کوئی غیر مسلم مساجد کے مشابہ کوئی عبادت خانہ یا عمارت تعمیر کرے تو اسے جلانے اور گرانے کا حکم ہے جیسا کہ مسجد ضرار کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ لیکن پاکستان جو اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا ہے یہاں ایک مسجد کی بے حرمتی ہو رہی ہے مسجد میں نماز پڑھنے کی ممانعت ہے یہ واقعہ پرل کانٹی نینٹل کراچی کی جامع مسجد کا ہے وہاں کے مسلمان ملازمین جو اکثریت میں ہیں ان کا یہ مطالبہ ہے کہ انہیں مسجد میں نماز پڑھنے سے نہ روکا جائے۔ لیکن بتایا جاتا ہے کہ اس ہوٹل کا مالک آغاخانی اور یہودی ہے جس کے ماتحت ایک افسر قادیانی ہے۔ ظاہر ہے کہ ان تینوں کو مسلمانوں سے کیا غرض ہو سکتی ہے۔ ممکن ہے کہ قادیانی اسے اپنا مرزائی مرکز بنانا چاہتا ہو بہر حال یہ تینوں مسلم دشمنی میں متحد اور متفق ہیں اور مسجد سے زیادتی کے ساتھ ساتھ وہ سی بی اے یونین کے عہدیداران اور ملازمین جو مسجد میں نماز ادا کیا کرتے تھے اپنے ظلم و ستم کا نشانہ بناتے رہتے ہیں۔

اس مسجد سے متعلق چند اجمالی حقائق اس طرح ہیں

(۱) آغاخانیوں کا پیشوا آغاخان اور خود آغاخانی چونکہ نماز کے خلاف ہیں اس لئے انہیں یہ مسجد اور نمازی کانٹے کی طرح کھٹکتے ہیں اور مسجد کو منہدم کر کے اسے ہوٹل میں شامل کر کے اپنی کمائی کا ذریعہ بنانا چاہتے ہیں اس لئے پہلے انہوں نے نماز باجماعت روکا حتیٰ کہ نماز تراویح سے بھی منع کر دیا گیا اور ان کی دو سو ملازمین کی جگہ، آغاخانی، قادیانی، عیسائی اور دیگر غیر مسلموں کو بھرتی کیا گیا۔

(۲) ہوٹل کی یونین کے جنرل سیکرٹری کو ہوٹل کے مالک کے ایماء پر جمشید چاؤنا نے اغوا کرایا ان پر تشدد بھی کیا گیا نیز انہیں تمام مطالبات سے دستبرداری پر مجبور کیا گیا جبکہ اغوا کی گھر والوں کو اطلاع کرنے پر سنگین نتائج کی دھمکیاں دی گئیں۔

(۳) علاوہ ازیں یہودی جنرل منیجر کی خفیہ سرگرمیاں کسی بڑی کارروائی کا پیش خیمہ دکھائی دے رہی ہیں اس نے باہر کے کاریگروں اور انجینئروں سے اپنے لئے پانچویں منزل پر کمرے بنوائے ہیں جن میں کسی کو آنے جانے کی اجازت نہیں جن میں الیکٹرانکس کے جدید آلات نصب کئے گئے ہیں ان کمروں کی صفائی پندرہ دن میں ایک مرتبہ اپنی عیسائی ہاؤس سیکرٹری اور ہاؤس کیپر کی مدد سے خود کرتا ہے ہوٹل میں اس کے دوستوں اور غیر ملکی تاجروں کے بھیس میں یہودی ایجنٹوں کا تانتا بندھا رہتا ہے ہوٹل کے مالک اور جنرل منیجر کی کوشش ہے کہ ہوٹل کے تمام مسلمان ملازمین اپنی اقتدار چھوڑ دیں اگر ایسا نہ کریں تو انہیں برطرف کر کے غیر مسلم ملازمین کو بھرتی کیا جائے ایسا کیا بھی جا چکا ہے اس کی تصدیق نماز تراویح سے ستر پر ان کی جگہ عیسائی آغاخانی اور قادیانی ملازمین کی بھرتی سے ہوتا ہے۔

یہودی جنرل منیجر کی مسلم دشمنی

اس کی مسلم دشمنی کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ ہوٹل کے فوڈ رینڈ بیوریج کے ایک ملازم نصیر

سہرا

جو مرزا محمود احمد قادیانی کی شادی کے موقع پر لکھا گیا (ملا عبدالغنی جانباز)

محمود ہو مبارک یہ نو بہار سہرا
باندھا جو از سر نو تو نے اے یار سہرا
فردوس قادیاں کی حوروں نے اسکو باندھا
اور لایا بنجی بنجی کیسا سنگھار سہرا
سو سو مبارکیں ہوں تجھ کو ندائے لندن
تیرے نبی نے باندھا نا پائیدار سہرا
احرار کی نظر سے محفوظ رکھے انگریز
کہیں ان کی کوششوں سے نہ ہوتا تار سہرا
گر نور دین ہوتا دیتا عجیب نسخے
پھر چاہے باندھتا تو سر پہ ہزار سہرا
رنگین مزاج دلہا لایا ہے کیسی دلہن
اس سلسلے میں دراصل ہے رازدار سہرا
گستاخ ہے تو حد سے او یا غنی محمد
تیرے لیے بنیگی دوزخ کی نار سہرا
محفل میں گر بلاتا مرزا بشیر مجھ کو
جانباز لکھ کے لاتا پھر شاندار سہرا

احمد اپنی ڈیوٹی کے دوران وہیں قضا نماز ادا کر رہا تھا یوروی منیجر کا گذر ہوا تو یہ کہہ کر مصلیٰ کھینچ لیا کر یہ نماز کی جگہ نہیں ہے یہ کہہ کر اسے تھانوں سے لوٹے ہٹا دیے کہ مسلم ہو یا غیر مسلم "ٹشو پیپر" استعمال کرے چونکہ اس کا تعلق امریکہ سے ہے اس لئے وہ ابھی اس ماحول سے نہیں نکلا اس لئے کہ وہ پاکستانی خواتین سے بھی امریکی خواتین جیسی اخلاقی گراوٹ کی توقع رکھتا ہے۔

رنگین مزاجی

خواتین ملازمین کا کہنا ہے کہ وہ رنگین مزاج ہے جہاں چاہتا ہے رقص شروع کر دیتا ہے راہداریوں سے گذرنے والی جس لڑکی کو چاہے چھیڑ دے یا اسے رقص پر مجبور کرے۔ اس کے آنے کے بعد خواتین کے لئے مخصوص کینٹین بند کر دیا ہے جسے سٹور میں تبدیل کر دیا جبکہ خواتین کو مجبور کر دیا کہ وہ مردوں کیساتھ کھانا کھائیں اس کا پروگرام ہے کہ "لاکرز" جہاں ملازمین نہاتے ہیں۔ غسل کرتے اور لباس تبدیل کرتے ہیں مشترک کر دیا جائے جس سے خواتین کی بے پردگی کا خطرہ ہے تاہم خواتین کے احتجاج پر ابھی تک اسے مشترک نہیں کیا گیا۔ خواتین کے لئے ٹرانسپورٹ کا کوئی انتظام نہیں مسلم اور غیر مسلم خواتین میں امتیاز برتا جا رہا ہے غیر مسلم خواتین جو ان کے اشارے پر چلتی ہیں ان کے لئے گاڑیاں اور خصوصی الاؤنس ہیں۔

شراب و کباب کا انتظام

ہوٹل میں ٹھہرنے والوں کے لئے انتظامیہ نے شراب و کباب کا بھی مناسب انتظام کیا ہوا ہے جو خفیہ ایجنسیوں کے کارندوں اور منشیات فروشوں کے ذریعے کیا جاتا ہے اس کا اندازہ اس واقعہ سے ہوتا ہے کہ ایک شخص گل زادہ کو ایک غیر ملکی نے باہر کھڑی گاڑی سے کارٹن لانے کو کہا جس میں شراب تھی ویٹر نے اسے غیر ملکی کے بجائے دیسی شراب پلائی کر دی جس سے اس کی طبیعت خراب ہو گئی جس پر انتظامیہ نے گل زادہ پر تشدد کیا اور جبراً نوکری سے بھی علیحدہ کر دیا۔

ہم ملازمین کی حمایت میں آواز بلند کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں ان کے ساتھ انصاف ہونا چاہیے۔ برخواست کیے گئے ملازمین کو بحال کیا جانا چاہیے لیکن اس وقت سب سے اہم مسئلہ ہوٹل میں واقع جامع مسجد کا ہے۔

ہوٹل میں واقع جامع مسجد کے ساتھ وہی سلوک ہو رہا ہے جو بھارت میں بابری مسجد کے ساتھ کیا جا رہا ہے واقعات کے مطابق ۱۲ فروری ۱۹۹۲ء کو ہوٹل کی انتظامیہ نے مسجد میں مجرمانہ مداخلت کی اور اس کے محراب اور منبر کو مسجد کے بقیہ حصہ سے الگ کر کے دیوار بنوادی اور اس طرح مسجد سے جدا کیے جانے والے حصہ میں اسٹور کھلوا دیا حالانکہ ہوٹل کے منظور شدہ نقشہ میں یہ اسٹور شامل نہیں ہے۔

انتہائی اشتعال انگیز نوٹس

تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام پاک اور معصوم ہیں جبکہ آغاخانی اپنے حاضر امام کو پاک اور معصوم سمجھتے ہیں جبکہ دوسری طرف حالت یہ ہے کہ ہوٹل مذکور کی انتظامیہ نے ۶ مارچ ۱۹۹۲ء کو ہوٹل کے نوٹس بورڈ پر یہ گستاخانہ اور اشتعال انگیز نوٹس چسپاں کیا:۔

"۸ مارچ بعد نماز ظہر ختم قرآن ہوگا تاکہ مسلمانوں کے پیغمبر محمد کو ثواب دارین حاصل ہو جو ان کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور ان کے حواریوں کو سکون دے"

یہ نوٹس جہاں گستاخانہ اور اشتعال انگیز ہے وہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی معصومیت کا صریح انکار بھی ہے۔ آغاخان تو معصوم اور سرکار دو عالمؐ معاذ اللہ غیر معصوم۔ پھر بھی آغاخانیوں کا دعویٰ ہے کہ ہم مسلمان ہیں۔ بے شرم ان کو مگر نہیں آتی۔

اس توہین آمیز اور گستاخانہ نوٹس کے بعد حکومت کا فرض ہے کہ وہ ہوٹل کی انتظامیہ کے خلاف توہین رسالت کا مقدمہ چلا کر اسے سخت ترین سزا دلوائے۔

ماہ رمضان المبارک میں ایک مسلمان ملازم ظہیر کو روزہ افطار اور نماز مغرب ادا کرنے پر پوچھا گیا کہ کہاں گئے تھے بتانے پر۔ ڈی ایم نے کہا کہ اچھا اب ہمیشہ کے لئے عبادت PRAY پر چلے جاؤ گے

باقی صفحہ ۲۶ پر

نسلِ نو سے خطاب

المرسل:۔ محمد سلیم چنیوٹی

شورش کاشمیری مرحوم

محمدؐ کا پرچم اڑائے چلا جا — رسالت کا ڈنکا بجائے چلا جا
اگر اپنی بخشش کی خواہش ہے شورش — جبیں ان کے در پہ جھکائے چلا جا
تیرے پاس اس کے سوا اور کیا ہے — پیامِ محمدؐ سنائے چلا جا
ترا آخرت میں وثیقہ یہی ہے — خدا کیلئے سر کٹائے چلا جا
خدا کیلئے سر کٹانے کا مطلب؟ — نبی کا پھریرا اڑائے چلا جا
فدایانِ شاہِ دو عالم کی راہ میں — عقیدت کے موتی لٹائے چلا جا
رسالت کی جو کھٹ پہ شاہِ امم کو — پکارے چلا جا بلائے چلا جا
فقط دجل ہے قادیانی نبوت — یہ حرف غلط ہے مٹائے چلا جا
جو ستیاں ہیں تیرے مدمقابل — نقاب ان کے رخ سے اٹھائے چلا جا

مجھے آزادی دو یا کسی آزاد ملک میں قبر کے لئے دو گز زمین دینا ہوگی

رئیس الاحرار مولانا محمد علی جوہر کی لندن گول میز کانفرنس میں آخری تقریر

بے خوف غیر دل کی اگر ترجمان نہ ہو ::. بہتر ہے اس سے یہ کہ سرے سے زباں نہ ہو

اکتوبر ۱۹۳۰ء میں آپ بیماری کی حالت میں انگلستان تشریف لے گئے۔ آپ کو معلوم تھا کہ گول میز کانفرنس میں بڑے نمائندے ہیں پہنچے اور آئندہ کے لئے جلد قوموں کا نظام مرتب ہوگا۔ ڈاکٹر نے منع بھی کیا کہ آپ میں اس کے سفر کی طاقت نہیں لیکن قومی مفاد کا خیال کرتے ہوئے آپ نے اپنی جان کی پرواہ نہ کی اور لندن میں ۱۹۳۰ء کو آپ نے آخری تقریر فرمائی جس نے ایوانِ شاہی کو ہلا ڈالا۔ آپ چونکہ کمزور تھے جناب صدر سے بیٹھ کر تقریر کرنے کی اجازت حاصل کی اور حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا :۔

میرے دوست ڈاکٹر مونجے نے اپنی نمائندہ حیثیت کو واضح کرنے کے لئے کہا تھا کہ انہیں ان کے اہل وطن آج کس طرح غلط کہہ رہے ہیں۔ میرے خیال میں یہاں پر میری اور ان کی ایک ہی حالت ہے ان کو بخوبی معلوم ہے کہ جس وقت وہ اور میں سواحل ہند کو چھوڑ رہے تھے اس دن ہمیں رخصت کرنے کے لئے سیاہ جھنڈیاں اڑائی جانے والی تھیں اور ان لوگوں کی جن کے دوش بدوش ہم نے برسوں کام کیا ہے۔ یہ خواہش تھی کہ جہاز "وائسرائے آف انڈیا" ہمارے لئے مسکن راحت ثابت نہ ہو (قہقہہ) یہاں تک کہ جب میں اس ملک میں وارد ہوا تو ایک انگریزی اخبار نے جس کے استحکام کے لئے میں نے مالی امداد کی تھی اور جس کے متعلق یہ معلوم ہو کر مجھے مسرت ہوئی کہ اس کی اشاعت اب دس لاکھ ہو چکی ہے یعنی "ڈیلی ہیرلڈ" نے میری تصویر شائع کی اور میرے متعلق لکھا کہ میں نے اپنا عقیدہ بدل دیا ہے جس کے میرے خیال میں یہ معنی ہوتے ہیں کہ میں نے غالباً وطن دوستی سے غداری کی طرف رجعت کر لی ہے۔

میرا عقیدہ ابتک وہی ہے

ان قدامت پسند لاٹ صاحب کے علاوہ (لارڈ پیل سے مراد ہے) جنہوں نے کل نہایت صفائی کے ساتھ تقریر کی تھی، پارلیمنٹ میں ایک اور بزرگ نہایت قدامت پسند ہیں۔ آکسفورڈ میں یہ میرے معلم رہ چکے ہیں۔ یعنی چارلس اومن اور اس وقت میں انہی کی تصنیف کردہ تاریخ سے ایک فقرہ کا حوالہ دیتا ہوں جو سول سروس کے ایک امتحان میں، جس میں میں بھی شامل ہوا تھا لیکن کامیاب نہیں ہوا تھا ایک سوال کا موضوع قرار دیا گیا تھا اور وہ فقرہ یہ تھا "صرف عرب ہی ایسا انسان ہوتا ہے جس کے عقائد کو تبدیل کرنا ناممکن ہوتا ہے"۔

مجھے ان سفید فام حاضرین اور ڈاکٹر مونجے کی طرح آریہ نسل سے تعلق رکھنے کا دعویٰ نہیں ہے کیونکہ میری رگوں میں وہی خون ہے جو غالباً جناب لارڈ ریڈنگ کی رگوں میں گردش کرتا ہے یعنی میں ایک سامی النسل انسان ہوں پس اگر وہ صیہونیت سے نہیں پھرے تو میں بھی اسلام سے نہیں پھرا ہوں۔ میں بدلا نہیں ہوں۔ میں اپنی جماعت میں سے اکیلا نہیں ہوں جو جناب وائسرائے اور ملاء معظم کی برطانوی حکومت یا ان "عجیب وغریب" مندوبین انتخاب کے لئے ذمہ دار ہے۔ اس کی جانب سے منتخب کیا گیا ہوں ہم کس کے نمائندے ہیں یہ ہمیں نہیں معلوم۔ (قہقہہ) اپنی ذات کے علاوہ میں کسی کی نمائندگی کا مدعی نہیں ہوں۔ لیکن یہ میں ضرور کہوں گا اور مجھے یقین ہے کہ جب آپ میری تقریر سنیں گے تو آپ میرے دعوے کی صداقت کو تسلیم کر لیں گے۔ کم سے کم میں اپنی ذات کی غلط نمائندگی نہیں کر رہا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ اتمام حجت کے لئے کافی ہے سیاست میں خود اپنے عقائد وافکار کو غلط رنگ میں پیش کرنے والوں کی بھی کمی نہیں۔

قدامت پسند کون؟

لارڈ پیل کے جواب میں، میں ایک انگریز شاعر کا قول پیش کرتا ہوں جو میں نے اس وقت بھی پیش کیا تھا جب ہم باہم گفتگو کر رہے تھے کہ "جناب والا میں سمجھتا ہوں کہ آپ قدامت پسند ہیں اور مجھے امید ہے کہ آپ قدامت پسندی پر قائم رہیں گے کیونکہ قدامت پسندی صرف ایک معنی ہو سکتے ہیں جو مجھے ٹینی سن کے کلام میں نظر آئی اور وہ یہ ہے کہ "بہترین قدامت پسند وہ شخص ہے جو خشک شاخ کو تراش کر پھینک دے"۔

"میرے خیال میں وہ افکار وخیالات جو لارڈ پیل نے نہایت خلوص اور صفائی کے ساتھ ظاہر کئے ہیں فی الحقیقت ایک خشک شاخ کی مانند ہیں جس کو تراش کر پھینک دینا چاہئے۔ (قہقہہ) میری جانب سے ان کا صرف یہی جواب ہے اور دوسرے قدامت پسند یعنی ہمارے یہاں کے ایک والی ریاست مہاراجہ صاحب ریوا کے متعلق مجھے پورا یقین نہیں ہے کہ وہ بھی قدامت پسند ہیں (قہقہہ) اگر انہوں نے اپنی تقریر کے آخر میں برک کے اقوال کا اس لئے حوالہ دیا ہے کہ وہ اس کو قدامت پسند تصور کرتے ہیں تو میں عرض کروں گا کہ قدامت پسند بنئے اور اس پر قائم رہئے کیونکہ برک کے قول کا حوالہ دیتے ہوئے ہز ہائینس نے ارشاد فرمایا تھا کہ عظیم الشان سلطنتوں پر کم ظرف انسانوں کو حکومت کرنا زیب نہیں دیتا۔ اگر سلطنت برطانیہ خواہ آپ اسے سلطنت کہیں یا دولت مشترکہ برطانیہ سے تعبیر کریں مجھے اس کی پرواہ نہیں اپنی عظمت کو قائم رکھنا چاہتی ہے تو وہ "کم ظرف انسان" جو ایک مدت سے برطانوی سیاست پر حاوی ہیں اور متواتر اپنی عالی ظرفی کا اظہار کرتے رہتے ہیں غائب ہو جانے چاہئیں۔

(نعرۂ تحسین)

تم ۳۲ کروڑ انسانوں کو ہلاک نہیں کر سکتے

مولانا محمد علی جوہر کی للکار

برک کی مثال

"اگر تم نے برک کا اتباع کیا ہوتا تو امریکہ تمہارے ہاتھ سے نہ جاتا اور آج تمہیں بحری قوت میں مساوات قائم رکھنے پر زور دینے کی ضرورت نہ ہوتی اور تمہیں اس گرانبار قرض کی ادائیگی کی فکر نہ ہوتی جو تم پر واجب ہے تمہیں اس قسم کی کوئی فکر نہ ہوتی۔ تمہیں تخفیف اسلحہ کی تیاری کرنے والی کانفرنس کی شرکت کے لئے بار بار جنیوا جانے کی ضرورت پیش نہ آتی اور خدا ہی جانتا ہے کہ یہ تیاری کب تک جاری رہے گی۔

یہ سب خرابیاں اس لئے پیدا ہوئیں کہ تم نے اپنے سب سے بڑے سیاستدان اور سب سے بڑے مدبر کو فراموش کر دیا۔ وہ شخص جسے دارالعلوم میں "کھانے کی گھنٹی" موسوم کیا جاتا تھا کیونکہ جب برک تقریر کرنے کھڑا ہوتا تھا تو تم سب اسے چھوڑ کر کھانے کے کمرہ میں چلے جاتے تھے۔ برک کی مانند اشخاص کے ساتھ تمہارا آج بھی یہی طرز عمل ہے اور میں اس قول کو پھر ایک بار پیش کرتا ہوں۔

ضرورت انسانوں کی ہے نہ کہ آئین کی۔ مجھے پرواہ نہیں کہ تم ہمارے لئے کونسا دستور مرتب کرتے ہو لیکن اگر انگلستان میں ایک انسان ایسا ہے جو حقیقی معنوں میں انسان ہے۔"

"اے خدا کاش کوئی ایسا انسان مل جائے جو دل و دماغ اور دست و بازو رکھتا ہو۔"

"از منہ ماضیہ کے ان سادہ دل انسانوں کی طرح جو راہ عدم اختیار کر چکے ہیں۔"

"جو ہمیشہ کے لئے اس جہان فانی سے رخصت ہو چکے ہیں۔"

"اگر اس ناکارہ سرزمین پر ایک عظیم الشان انسان بھی ایسا موجود ہے۔"

"لوگ اسے کسی نام سے موسوم کریں اس سے مجھے غرض نہیں۔"

"خواہ وہ امیر ہو مستبد ہو یا جمہوریت پسند ہو۔"

"جو حکومت کے قابل اور صداقت پہ عامل نہ ہو۔"

مسٹر ریمزے میکڈانلڈ سے توقعات

"مجھے امید ہے کہ میرے پرانے دوست مسٹر ریمزے میکڈانلڈ اپنے آپ کو حکومت کی اہلیت رکھنے والا انسان ثابت کریں گے کہ وہ اپنی جماعت، اپنے ضمیر اپنی متوفیہ بیوی اور اپنے زندہ ملک کو دھوکہ دینے کی جرأت نہیں کریں گے اور اگر تم لوگ جو مختلف جماعتوں سے تعلق رکھتے ہو۔ ان کی مدد کرو جیسی کہ تم کو کرنی چاہئے تو میں تم کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ہم تاریخ کو بنانے والے ہوں گے۔ لیکن جتنا میں اپنے پرانے دوست مسٹر میکڈانلڈ پر اعتماد کرتا ہوں اس سے زیادہ میں ایک جمہوریت پسند شخص ہونے کے باوجود اس انسان پر اعتماد کرتا ہوں میں اسے انسان اس لئے کہتا ہوں کہ ایک انسان بہرحال انسان ہے جس نے دارالامراء کی گیلریوں میں اس کانفرنس کا افتتاح کیا ہے اور جس کا نام جارج ہے خواہ تم اسے جلالۃ الملک کہو یا کچھ کہو وہ ایک انسان ضرور ہے (اظہار مسرت) وہ ہندوستان کی حالت کو اپنے تمام وزرائے ماضی و حال سے زیادہ جانتا ہے۔ (نعرۂ تحسین) اور میری نگاہیں ۳۲ کروڑ نفوس انسانی سے انصاف کرنے کے لئے جو دنیا کی آبادی کا ۱/۵ حصہ ہے اسی کی جانب ملتفت ہیں اور میرا یہ عقیدہ والیان ریاست کے جرأت اظہار حب الوطنی سے اور زیادہ قوی ہو جاتا ہے جو سامنے بیٹھے ہیں اور جو ہندوستان کے قدامت پسند طبقہ کے نمائندے ہیں۔ (نعرۂ تحسین)

یہ جناب لارڈ پیل اور جناب لارڈ ریڈنگ کے لئے یقیناً ایک حیرتناک انکشاف ہو گا لیکن میرے لئے یہ ایک ظاہر و باہر حقیقت کی مانند ہے۔

والیان ریاست اور مولانا محمد علی

میں اس حیثیت سے پھر ایک فقید المثال شخص ہوں کہ میں برطانوی ہند کا باشندہ ہوں حالانکہ انڈین سول سروس کے امتحان سے مجھے اس لئے خارج کیا جا رہا تھا کہ میں پیدائش کے لحاظ سے برطانوی ہند کا باشندہ نہیں ہوں اور مجھے صرف عارضی طور پر داخل کر لیا گیا تھا مگر میری ماں نے شہادت پیش کر دی اور بالآخر میں امتحان میں مبتلا کر دیا گیا لیکن میں اسی طرح ایک ریاست کا بھی باشندہ ہوں اور اس حیثیت سے غالباً میں اس کانفرنس بھر میں ایک "فقید المثال" شخص ہوں جو ایک ریاست میں پیدا ہوا ہے اس ریاست کی میں نے خدمت کی اور ایک ریاست بڑودہ کی بھی میں نے خدمت کی میرے آقا مہاراجہ گیکواڑ یہاں موجود ہیں میں نے ان کا نمک کھایا ہے اور دو سال قبل جب میں مر رہا تھا تو ایک ہندوستانی والی ریاست ہی نے جن کا ایک زمانہ میں مجھے اتالیق مقرر کئے جانے کی تجویز ہوئی تھی نواب صاحب بھوپال نے اپنی حقیقی مہمان نوازی کا ثبوت دیا اور اپنے مہمان خانہ کو میری خاطر ہسپتال بنا دیا اہل برطانیہ کی بھی ظاہری و باطنی دونوں قسم کی مہمان نوازی ہو گی اگر وہ مجھے ہسپتال میں ایک آزاد بیمار کی طرح رہنے دیں گے۔ (قہقہہ)

جب میں شملہ کے ہسپتال میں داخل ہوا تو میں نے دو منگیتروں کو نہایت صفائی کے ساتھ ایک دوسرے سے جدا کر دیا ایک طرف ایک خاتون تھی اور دوسری طرف ایک فوجی افسر ان دونوں کی جلد شادی ہونے والی تھی میرا کمرہ ان دونوں کے درمیان تھا اور وہ دونوں بیمار تھے اس خاتون نے جب ایک ہندوستانی وضع کے انسان کو بوہیمین کے کوارٹرز میں آتے دیکھا تو اس نے دریافت کیا کہ اس بوڑھے کو کون سا مرض لاحق ہے؟ ڈاکٹر نے جواب دیا کہ آپ کو مجھ سے یہ پوچھنا چاہئے کہ اس کو کون سا مرض لاحق نہیں ہے؟ (قہقہہ) جس انسان کا قلب میری طرح ماؤف ہو گیا جس کی بینائی میری طرح ریٹینائٹس سے روز بروز زائل ہو رہی ہو اور اندھا ہونے کے قریب ہو جس کا چوڑا چکلا سینہ زخموں سے بھر سکتا ہو۔ اور ڈیمس، ابو منیر یا ذیابیطس اور ان دیگر صدہا امراض کی وجہ سے

جن کی ایک طویل فہرست میں آپ کے سامنے پیش کر سکتا ہوں۔ اگر کرنل گنڈلی یہ خیال کریں کہ فن طب میں ان کا حریف بن رہا ہوں۔

اسلام کی خدمت کا جذبہ

میں کہتا ہوں کہ ایک ذی عقل انسان اتنے امراض کا شکار ہونے کی حالت میں سات میل بھی سفر نہیں کرے گا لیکن اس کے باوجود میں خشکی و تری کے سات ہزار میل طے کر کے یہاں آیا ہوں کیونکہ جب اسلام اور ہندستان کے مفاد سے کسی معاملہ کا تعلق ہو تو پھر میں پاگل سے کم نہیں ہوں اور "ڈیلی ہیرالڈ" کے قول کے مطابق میں نے اپنا عقیدہ تبدیل کر دیا ہے حکومت کے باغی کے بجائے میں اپنے وطن سے غداری کرنے والا بن گیا ہوں اور اب میں حکومت سے مل کر کام کر رہا ہوں۔ میں کہتا ہوں کہ یہی کام نہیں بلکہ کوئی کام بھی اگر اللہ کی راہ میں کیا جائے تو میں اس میں شیطان کے ساتھ بھی مل کر کام کرنے کے لئے تیار ہوں

طویل تمہید اور معذرت

میں امید کرتا ہوں کہ اپنی علالت اور امراض اور دنیا بھر کے جھگڑوں کے متعلق میری طویل تمہید کو آپ معاف کریں گے لیکن حقیقت یہ ہے کہ آج جس مقصد کے لئے میں یہاں آیا ہوں وہ یہ ہے کہ اپنے وطن کو میں صرف اس صورت میں واپس جانا چاہتا ہوں کہ ارمغان آزادی میرے ہاتھ میں ہو ورنہ میں ایک غلام ملک واپس نہیں جاؤں گا اور اس کے بجائے ایک غیر ملک میں مرنا پسند کروں گا بشرطیکہ وہ آزاد ملک ہو پس اگر ہندستان میں تم ہمیں آزادی نہ دو گے تو یہاں میرے لئے ایک قبر تو تمہیں دینی پڑے گی۔

مسٹر بالڈون سے گفتگو

قدامت پسند کا تذکرہ میں اظہار تشکر سے کرتا ہوں کیونکہ جب میں اس ضیافت میں شریک ہوا جو حکومت نے ہماری مہمانداری کے سلسلہ میں کی تھی اور میں اس قدر بیمار تھا کہ اس وقت مجھے اپنے بستر پر ہونا تھا میں مسٹر بالڈون سے ملا اس وقت میں چیری ووڈ کا پائپ پینے کا آرزو کر رہا تھا اور اللہ کی عنایت سے وہ مجھے حاصل ہو گیا پس میں مسٹر بالڈون کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ آپ نے دو طریقوں سے تاریخی کام کیا ہے ایک تو یہ کہ قدامت پرست اور حیثیت پسند امراء کے طبقہ سے تعلق رکھنے والا ایک مرد ہونے کے باوجود آپ نے کم از کم اتنی انسانیت کا ثبوت دے کر یہ اصول قائم کر دیا کہ کھانے کے بعد جہاں صرف کرونا سگار پینے کا رواج ہے ایک ایماندار آدمی اپنا تمباکو کا ڈبہ بھی لا سکتا ہے اور اس کو چیری ووڈ کے پائپ میں بھر کر پی سکتا۔ جس طرح آکسفورڈ میں میرا اصول تھا میں نے ان سے کہا کہ انہوں نے اور تاریخی کام بھی کیا ہے انہوں نے لارڈ اردن کی تلاش کے قدامت پسند کو ہندستان کا وائسرائے بنا کر بھیجا ہے۔

مولانا نے لارڈ اردن کا ذکر کر کے فرمایا۔

"آج کسی شخص نے سلطنت برطانیہ کو تباہی سے بچایا ہے تو وہ یہی طویل القامت دبلا پتلا عیسائی ہے۔ اگر لارڈ اردن وہاں نہ ہوتے تو خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ کیا ہوتا مجھ سے کم، میں عقیدہ تبدیل کرنے والا یہاں ہرگز نہ ہوتا جیسا کہ میرے متعلق خیال کیا جاتا ہے اور ہم سب اس گول میز کانفرنس میں شریک ہونے کے لئے نہ آتے۔

مولانا کا ارادہ

ہم یہاں محض امن و دوستی اور آزادی کی خاطر آئے ہیں اور میں یہ امید کرتا ہوں ہم یہ سب چیزیں یہاں سے لے کر جائیں گے اور اگر ایسا نہ ہوا تو ہم پھر جھگڑوں کی اس صف میں واپس جائیں گے جہاں دس سال قبل ہم تھے چاہے وہ اس وقت ہمیں غدار اور دشمن کہیں اور اس وقت آپ ہمیں باغی اور قانون شکن کہیں۔ لیکن ہمیں اس کی پرواہ نہیں لارڈ اردن کے متعلق میں نے جو کہا اس کا اطلاق میں ان کی حکومت پر کرنا نہیں چاہتا۔ ان کے ارکان حکومت نے معاملات کو افسوسناک طریقے سے خراب کر دیا ہے ان کی یادداشت کا اگر کوئی قابل تحسین پہلو ہو سکتا ہے تو وہ یہ ہے کہ انہوں نے ہمارے لئے ایک اور تاریخی دستاویز مہیا کر دی ہے، ہمیں یہاں صرف سائمن کمیشن کی رپورٹ پر غور کرنا نہیں بلکہ حکومت ہند کا مراسلہ بھی ایک نہایت ہی دلاویز دستاویز ہے۔ بہتر کام جو ہم اس کے بعد کر سکتے ہیں وہ یہ ہے کہ ہم خود یہاں ایک تاریخی دستاویز مرتب کریں۔ دو بڑے ملکوں کے بہترین دل و دماغ یہاں موجود ہیں۔ گو ہمارے ملک کے بہت سے افراد جو یہاں ہونے چاہئیں تھے وہ یہاں نہیں ہیں اور ہندوستان کے قید خانوں میں بند ہیں، مسٹر جیکر، سر تیج بہادر سپرو اور میں نے خود سرکار اور گاندھی جی کے مابین صلح کرانے کی کوشش کی لیکن ہم سب ناکام رہے۔ سب سے پہلے اس میدان میں میں اترا تھا لیکن ناکام رہا مگر اب کی دفعہ میں امید کرتا ہوں کہ ناکام نہ رہیں گے اور آزادی کے بغیر ہم اپنے وطن کو واپس نہ جائیں گے۔

لارڈ پیل اور غلطی کا محضر

لارڈ پیل نے کہا جاتا ہے۔ لیکن جب اس قسم کا دستور، جس کی آپ کو خواہش ہے لے کر اپنے ملک کو واپس جائیں گے۔ تو وہ لوگ جو اس وقت تعاون نہیں رہے ہیں اس کو آپ کے ہاتھوں سے چھین لیں گے اگر میں انگریزوں سے لڑنے میں ہمت رکھتا ہوں تو میں اپنے

ARFI JEWELLERS
عارف جیولرز
FOR CREATION OF ATTRACTIVE
JEWELLERY PH 6645236
ممتاز زیورات ــ منفرد ڈیزائن
A Perfect Setting for a perfect Woman
Where trust is a Tradition.
ARFI JEWELLERS
34-MUHAMMADI SHOPING CENTRE
BLOCK G-HAIDRY NORTH NAZIMABAD KARACHI PAKISTAN

ہم دلتوں سے بھی یقیناً لڑ سکتا ہوں لیکن لڑنے کے لئے ہمیں کوئی چیز تو دو۔ یہ توقع ہو کر مجھے یہاں سے لے جانے کے لئے غلامی کا معقر رے رہ اور چھوڑے سے توقع کروں کہ میں اپنے بھائیوں سے جنگ کروں۔ (نعرۂ تحسین)

میں یہ نہیں کر سکتا اور اگر ایسا کرنے کی کوشش بھی کروں گا تو کامیاب نہیں ہو سکتا لیکن آزادی کا تحفہ ہاتھ میں لے کر میں خوشی کے ساتھ ان کے پاس جاؤں گا جن لوگوں کا نام لے کر میرے دوست مسٹر جیکر نے تقریر کی تھی انہوں نے نوجوانوں کی ترجمانی کا دعویٰ کیا تھا۔ غالباً وہ جانتے ہیں کہ عمر کے لحاظ سے میں ان سے بوڑھا ہوں لیکن اپنے قلب اور جذبات اپنی طبیعت اور جنگجوئی سے عشق رکھنے کے لحاظ سے ان سے زیادہ نوجوان ہوں جس وقت میں ترک تعاون کر رہا تھا اس وقت مسٹر جیکر برابر وکالت کر رہے تھے اس پر مسٹر جیکر نے انکار کے طور پر سر ہلایا بہرحال وہ جیل خانے میں میرے ساتھ نہیں تھے اور میں اور میرا بھائی سب سے پہلے شخص تھے جنہیں لارڈ ریڈنگ نے جیل خانہ بھیجا تھا گو اس کی وجہ سے مجھے ان سے کوئی پرخاش نہیں ہے (تالیاں) لیکن میں جس آزادی کا آرزومند ہوں وہ یہ ہے کہ میں اس قسم کا حق ہو کر اگر آئندہ لارڈ ریڈنگ ہندوستان میں کسی جرم کا ارتکاب کریں تو میں انہیں جیل خانہ بھیج سکوں۔ (قہقہہ)

کامل آزادی کا نصب العین

میں آپ سے مستعمراتی درجہ کی حکومت مانگنے نہیں آیا ہوں اور نہ میں اس کے حصول پر یقین رکھتا ہوں صرف ایک چیز جس کا میں عہد کر چکا ہوں اور وہ ہے کامل آزادی ہے ۱۹۲۸ء میں آل پارٹیز کنونشن میں نہرو رپورٹ کو قبول کرنے کی تحریک کی گئی سب سے پہلے مستعمراتی حکومت کے متعلق تھی۔ میرے سابق سیکرٹری پنڈت جواہر لال نہرو جو اس وقت کانگریس کے صدر ہیں۔ اس کے مخالف تھے لیکن ان کو بھی ان کے پدر بزرگوار نے مجبور کر دیا۔ فارسی کا ایک قول ہے کہ "سگ باش برادر خورد مباش" اور آپ میرے بڑے بھائی کو دیکھیں گے جو یہاں تشریف رکھتے ہیں اور جن کا قد کرنل ویجووڈ کے مطابق سات فٹ پانچ انچ سے کم نہیں ہے تو آپ کو اس کا قطعی یقین آجائے گا کہ میں اس فارسی قول کی صداقت پر یقین کرتا ہوں۔ (قہقہہ)

جواہر لال کے متعلق میں یہ کہوں گا کہ "سگ باش یا گربہ باش مگر پسر پدر خورد مباش"۔

جواہر لال کا گلا دبانے والے

کیونکہ ان کے پدر بزرگوار ہی تھے جنہوں نے ۱۹۲۸ء میں کانگریس کے صدر کی حیثیت سے غریب جواہر لال کا گلا دبا لیا تھا چنانچہ ان کی جگہ میں کھڑا ہوا اور میں نے ڈومینین اسٹیٹس والی دفعہ کی مخالفت کی لیکن ۱۹۲۹ء میں جواہر لال کی طرح آگے نہیں بڑھ سکتا تھا اور اس کو اپنا ہم عقیدہ بنانے سے معذور تھا کیونکہ ایک مرتبہ اس کو اپنا ہم عقیدہ قرار دینے کے بعد ہم کسی ایسے شخص کو جو یہ عقیدہ نہ رکھتا ہو کانگریس میں شریک نہیں کر سکتے اور میں گفت و شنید کے لئے دروازہ کھلا رکھنا چاہتا تھا میں کسی پر دروازہ بند نہیں کرنا چاہتا تھا۔ ہز ایکسی لینسی لارڈ ارون قدامت پسند جماعت کے وائسرائے "موقعہ کے آدمی" ثابت ہوئے وہ یہاں ان چیزوں سے جو یہاں موقعہ پر ان کی نظروں سے گزریں کافی متاثر ہوئے اور یہاں آگئے جب ہم لندن آتے ہیں تو ہم سنتے ہیں کہ ہر شخص "شرک کے آدمی" دعائیں اپیل کرتا ہے۔ لیکن شرک کے آدمی کی کون شنوائی کرتا ہے۔ یا نہیں مجھے معلوم نہیں لیکن لارڈ راردمیر، لارڈ بیوربروک (یہ دونوں لندن کے دو بڑے اخبارات کے مالک ہیں) اور ہر زیرو عمر پیشہ "شرک کے آدمی کو" ناحق فیصلہ کرنے والی عدالت ظاہر کرتا ہے لیکن ہندوستان میں تمام مسائل کا تصفیہ "موقع کا آدمی" کرتا ہے۔

ڈومینین اسٹیٹس کا اعلان

چنانچہ "موقع کا آدمی" یہاں آیا اور اس نے اس سب سے بڑے شرک کے آدمی سے جو اس کانفرنس کی صدارت کر رہا ہے گفتگو کی مجھے یقین ہے کہ یہ تبلیغ ایک ایسے شخص کو کی گئی جو پہلے سے "شدہ" ہو چکا تھا پھر انہوں نے مسٹر بالڈون کو بھی ہموار کر لیا انہوں نے چند قدامت پسندوں کو بھی ہموار کر لیا اور ہر اس شخص کو ہموار کر لیا جس کو وہ کر سکتے تھے اور بالآخر ڈومینین اسٹیٹس کا اعلان کر دیا گیا۔ حالانکہ ۱۹۱۷ء میں صرف ذمہ دار حکومت کا تذکرہ کیا گیا تھا۔"

اس سے وہ تاریکی دور ہو گئی جو ۱۹۲۳ء میں ایلیٹو اسمبلی کے ایک قابل یادگار اجلاس میں ہوم ڈیپارٹمنٹ نے دوبھ مجھے اس کی خوشی ہے کہ یہاں موجود ہیں۔ پیدا کر دی تھی۔

ایک نئی ڈومینین کا جنم

"جیسا کہ میں نے دو تین روز ہوئے کہا تھا کہ ہندوستان نے ۵۰ لیگ والے بوٹ پہن رکھے ہیں اور ہم جبریہ جارہ پیمائی کو تیزی سے انجام دے رہے ہیں کہ دنیا ہماری رفتار سے حیران رہ جائے گی اور ہم ہندوستان کو اس وقت تک واپس نہ ہوں گے جب تک ایک نئی ڈومینین جنم نہ لے گی اگر ہم ایک نئی ڈومینین کی تشکیل کے بغیر واپس گئے تو آپ یقین کیجئے کہ ہم ایک "از دست رفتہ" ڈومینین کو واپس جائیں گے۔ ہم ایک دوسرے امریکہ کو واپس جائیں گے۔ تب تم دیکھو گے کہ برطانوی کامن ویلتھ کے اندر یا سلطنت برطانیہ کے اندر نہیں بلکہ اس کے باہر ولیاں ریاست ڈاکٹر مونجے مسٹر جیکر اور میں اور میرے بھائی سب مل کر ایک آزاد یونائیٹڈ اسٹیٹس آف انڈیا کی بنیاد ڈالیں گے جو اس سے کچھ زیادہ چیز ہوگی جیسا کہ میں نے برسوں ہوئے آکسفورڈ چھوڑنے کے تھوڑے ہی عرصہ بعد لکھا تھا۔

ہندوستان میں ہم کو امریکہ سے بہتر چیز حاصل ہوگی کیونکہ ہم نہ صرف "متحدہ سلطنت" رکھتے ہوں گے بلکہ اتحاد اور ان کی خصوصیت بھی ہم کو حاصل ہوگی۔

اس موقعہ پر مولانا نے پھر انگریزی نظم کے کچھ اشعار پڑھ کر سنائے۔ میں تنوع کے باوجود ہم آہنگی و یکسانیت کا فلسفہ ہوں اور میں جانتا ہوں کہ ان کی وجہ سے کسی مشکل کا سامنا نہیں کرنا پڑا (تالیاں) پھر کہا جاتا ہے کہ فوج کا مسئلہ بہت پیچیدہ مسئلہ ہے فوج کے متعلق کیا کہتے ہو؟ برطانوی پیش کیا گیا اور پھر فرمایا کہ جذبات قلب کے اس تموج کو لے کر ہم یہاں آئے ہیں اور اب یہ ہمارے قدامت پسند دوستوں آزاد خیال دوستوں اور مزدور دوستوں اور ان سب سے زیادہ اس ایک انسان پر موقوف ہے جس میں سب سے زیادہ اعتقاد کرتا ہوں یعنی ملک معظم ہمارے جارج پنجم جو ان نیک دل ملکہ وکٹوریہ کے پوتے ہیں اور جن کی ہندوستان کے لئے محبت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ اور جس کی تمام زندگی ہندوستان کے لئے اعلان آزادی سے تعبیر کی جا سکتی ہے۔ ان کے ہوتے کے عہد میں تاریخ اس طرح دہرائی جائے گی کہ جارج

سوم نے امریکہ کو کھو دیا تھا، جارج پنجم نے ہندوستان کو جیت لیا۔

دیسی ریاستیں

ریاستوں ہی کی حالت کو دیکھو۔ میں ایک ریاست کا باشندہ تھا، دیگر مقررین نے گاندھی جی کے جدید فلسفہ پر روشنی ڈالی تھی۔ میں نے کہا کہ اس کے متعلق ایک بات اچھی طرح ذہن نشین کر لیجئے کہ فلسفہ خواہ ان کا ہو یا ٹالسٹائی کا یا مسیح ناصری کا لیکن یہ یقیناً ایک عالمگیر انسانی فلسفہ ہے جنگ میں کسی کو محض ہلاک کرنے کی آرزو رکھنے سے نتیجہ حاصل نہیں ہوتا ہے مرنے کی آرزو دوسروں کو ہلاک کرنے کی آرزو سے پہلے دل میں موجود ہونی چاہئے ہندوستان میں ہم کو مارنے کی طاقت حاصل نہیں ہے لیکن جونہی ہم نے مرنے کی آرزو کو پرورش کرنا شروع کیا تو اعداد و شمار سے یہ بات ظاہر ہو جائے گی کہ ۳۴ کروڑ انسانوں کو ہلاک نہیں کیا جا سکتا۔ دنیا میں کوئی ایسا آلہ موجود نہیں ہے جس کے ذریعہ تم ۳۴ کروڑ انسانوں کو ہلاک کرنے میں کامیاب ہو سکتے ہو اگر تمہارے پاس ایسے آلات موجود بھی ہوں۔ اگر تمہارے پاس کافی سامان ہلاکت بھی ہو تو تمہارے اخلاقی احساس سے یہ بعید ہے کہ تم ۳۴ کروڑ انسانوں کو ہلاک کرنے یا فنا کر دینے کی جرأت کر سکو۔

ہندوستان کی متحدہ قوم

آزاد ہندوستان کو جنم دینے اور ایک متحدہ قوم تیار کرنے کے لئے ہمارے اندر مرنے کی آرزو موجود ہونی چاہئے اور یہ ہمارے اندر نہایت سرعت کے ساتھ پیدا ہو رہی ہے اس کے لئے تکمیل کے بعد پھر تم کیا کر سکتے ہو میں ایک لمحہ کے لئے بھی تصور نہیں کر سکتا کہ تمام انگلستان میں سو آدمی بھی تم کو ایسے سنگدل اور شقی القلب ملیں گے جو غیر متشدد و رنہتے انسانوں پر جو اپنے وطن کی آزادی کے لئے مرنے پر تیار ہوں زیادہ عرصہ تک گولیاں چلا سکیں نہیں میں انگریز سپاہیوں کے متعلق اتنی بری رائے نہیں رکھتا۔

ہندو مسلمانوں کو کون لڑاتا ہے

اصل میں جو سوال ہم کو سب سے زیادہ پریشان کر رہا ہے وہ ہندو مسلم سوال ہے۔ لیکن اس کی حقیقت کچھ نہیں فی الحقیقت ہندو مسلم مشکلات فوجی مشکلات کے مانند خود تمہاری پیدا کردہ ہیں (ڈاکٹر مونجے صدائے تحسین) لیکن صرف تمہاری نہیں، "پھوٹ ڈالو اور حکومت کرو" کے پرانے اصول کا نتیجہ ہے لیکن اس معاملہ میں تقسیم عمل کی گئی ہے ہم پھوٹ ڈالتے ہیں اور تم حکومت کرتے ہو۔ جس طرح ہم نے اپنے انتشار کو دفع کرنے کا فیصلہ کر لیا تو تمہارے لئے اس طریقہ سے ہم پر حکومت کرنا ناممکن ہو جائے گا اس متفرق اور منتشر نہ ہونے کے عزم کے ساتھ ہم یہاں آئے ہیں۔ مجھے ہر برطانوی مرد اور عورت کو جسے ہماری قسمت کے فیصلہ کئے جانے کا فکر ہے۔ یہ یقین دلا دیجئے کہ آج ہندوؤں اور مسلمانوں کے جھگڑے کا اصلی سبب یہ ہے کہ مسلمان ہندوؤں کے غلبہ و اقتدار سے خائف ہے اور میں قیاس کرتا ہوں کہ ہندو بھی مسلمانوں کی جانب سے اسی قسم کا اندیشہ رکھتا ہے (ڈاکٹر مونجے ہندو کبھی نہیں خوف کھاتا)، "خوف"۔ مجھے یہ سن کر خوشی ہوئی۔ ہمارے ملک میں بھینس صرف اس وقت حملہ کرتی ہے جس وقت وہ خوفزدہ ہوتی ہے اور ایک ہندو کے دل میں گائے کا کتنا ہی احترام کیوں نہ ہو لیکن مجھے اس پر مسرت ہے کہ اس کے اندر بھینس کی طرح خوف کا جذبہ موجود نہیں۔ میں اس خوف کو دور کرنا چاہتا ہوں۔ فی نفسہ اس حقیقت سے کہ ہندو مسلمان آج ایک دوسرے سے برسرپیکار ہیں۔ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ برطانوی تسلط کو ایک لمحہ کے لئے برداشت کرنے کو تیار نہیں۔

برطانوی اقتدار کا جنازہ

اس نکتہ کو اچھی طرح ذہن نشین کرنے کی ضرورت ہے کہ ہندوستان میں برطانوی اقتدار تباہ ہو چکا، کیا ہماری باہمی دوستی بھی تباہ ہو جائے گی۔ میرے بھائی نے سرکاری ملازمت اختیار کی اور سترہ برس تک سرکاری خدمت انجام دیتے رہے لیکن انہوں نے میرے لئے ایک کام بہتر کیا انہوں نے مجھے تعلیم کے لئے آکسفورڈ بھیجا۔ عدم تعاون کے زمانہ میں وہ ہمیشہ یہ کہہ کر طعنہ دیا کرتے تھے کہ تمہارے دل میں اس جگہ کے لئے جسے آکسفورڈ کہتے ہیں اب تک محبت موجود ہے۔ مجھے اس کا اقرار کرنا پڑتا ہے کہ یہ سچ ہے میں نے اپنی عمر کے چار سال وہاں بسر کئے اور مجھے اس زمانہ کی مسرتناک یاد اب تک باقی ہے اور میں اس جذبہ کو قائم رکھنا چاہتا ہوں۔ میرے دل میں واقعی مادر علمی کی محبت ہے لیکن میں اپنے بھائی کو بھی طعنہ دے سکتا ہوں۔ جب کراچی میں ان کا مقدمہ زیر سماعت تھا اور جب "جوری" والے اصحاب نے ہم کو رہا کر دینے کا فیصلہ کیا جن میں ایک انگریز بھی شامل تھا تو ان سب کی یہ رائے تھی کہ چونکہ یہ لوگ نہایت شریف الطبع اور خوش خصائل ہیں اس لئے ان کو رہا کر دینا چاہئے۔ میرے بڑے بھائی نے کہا تھا کہ اگر میرے لئے اس پہلے انگریز کو جو میرے سامنے آئے ہلاک کرنا بھی فرض ہو جائے تو بھی اگر اس کی نیلی آنکھیں ہوں گی تو میرا خنجر چلتے چلتے رک جائے گا کیونکہ مجھ کو اپنے کالج کے سابق پرنسپل تھیوڈر ڈریک کی آنکھوں کا خیال آ جائے گا اس وقت علی گڑھ کے اکثر سابق طلباء یہاں موجود ہیں اور وہ اس کی شہادت دے سکتے ہیں کہ ہم لوگ جن کی علی گڑھ میں مسٹر بیک کے شفیق ہاتھوں تربیت ہوئی ہے۔ انگریزوں کی جانب سے اپنے قلب میں کتنی محبت رکھنے پر مجبور ہیں ہمارے دل میں برطانیہ کی محبت ہے خدارا اس کو قائم رہنے دیجئے میں آپ سے استدعا کرتا ہوں۔

چہرے کے داغ دھبے دور کیجئے ○ قد بڑھایئے
نسوانی حسن ● گنجاپن ● مخصوص امراض
ہومیو ڈاکٹر جمیل احمد سلیمی
فون نمبر 680800
پوسٹ کوڈ نمبر 38800

مسلمانوں کی سیاست

ایک لفظ میں مسلمانوں کی پوزیشن کے متعلق کہنا چاہتا ہوں۔ جس کی تفصیل میں بعد میں بھی کسی دوسرے موقعہ پر کروں گا۔ انگلستان میں اکثر لوگ ہم سے سوال کرتے ہیں کہ سیاسیات میں ہندو مسلم سوال کیوں پیدا ہوتا ہے؟ اور ان کا ان چیزوں سے کیا تعلق ہے؟ میں اس کا جواب دیتا ہوں کہ اگر آپ سیاسیات کو اس سے علیحدہ کر دیں تو یہ مذہب کا غلط تخیل ہوگا۔ یہ کوئی شدت آمیز عقیدہ نہیں ہے نہ یہ ظاہری رسوم کا مجموعہ ہے۔ مذہب میرے خیال کے مطابق حیات انسانی کی تشریح کا نام میرے پاس ایک تمدن ہے ایک ضابطۂ اخلاق ہے۔ زندگی کا ایک نظریہ ہے اور حیات اجتماعی کے لئے ایک مکمل نظام ہے جس کو اسلام کہتے ہیں خدائے برتر کے حکم سے سامنے اول مسلمان ہوں۔ دوئم مسلمان ہوں اور آخر بھی مسلمان اور سوائے مسلمان کے کچھ نہیں، اگر تم مجھ سے اپنی قوم یا اپنی سلطنت میں اس نظام اس ضابطۂ اخلاق اور اس شریعت کو چھوڑ کر شریک ہونے کے لئے کہو گے تو میں اس کے لئے تیار نہ ہوں گا میرا پہلا فرض اپنے خالق کی رضا جوئی ہے نہ کہ ملک معظم یا اپنے دوست ڈاکٹر مونجے کی۔ میرا پہلا کام اپنے خالق کی جانب سے مجھ پر عائد ہوتا ہے اور یہی ڈاکٹر مونجے کا حال ہے اور جہاں تک اس فرض کا تعلق ہے ان کو پہلے ہندو ہونا چاہئے اور مجھ کو پہلے مسلمان۔

سیاسی معاملات میں سب سے پہلے ہندستانی

لیکن جن امور کا ہندستان سے تعلق ہے ہندستان کی آزادی سے تعلق ہے ہندستان کی فلاح و بہبود سے تعلق ہے میں اول ہندستانی ہوں دوئم ہندستانی ہوں۔ اور آخر میں ہندستانی ہوں۔ اور ہندستانی کے سوا کچھ نہیں۔ میں ان مساوی الجسامت دائروں سے تعلق رکھتا ہوں جن کے دو مختلف مرکز ہیں ایک ہندستان اور دوسرے دنیائے اسلام جب میں ۱۹۲۰ء میں وفد خلافت کے صدر کی حیثیت سے انگلستان آیا تو میرے دوستوں نے مجھ سے کہا کہ آپ کو اپنے سامان کے لئے کوئی نشان خصوصی مقرر کرنے چاہئے میں نے اس پر عمل کیا اور اس کو دو دائروں میں تقسیم کر دیا ایک دائرے میں لفظ ہندستان اور دوسرے دائرے میں اسلام۔ لفظ خلافت کے بیلوں میں موجود تھا ہم بحیثیت

میں آپ سے استعماری درجے کی حکومت مانگنے نہیں آیا ہوں

اور نہ میں اس کے حصول پر یقین رکھتا ہوں

صرف ایک چیز جس کا میں عہد کر چکا ہوں اور وہ ہے مکمل آزادی

مسلمانان ہند کے دونوں دائروں میں شامل ہیں۔ ہم ان دونوں دائروں سے تعلق رکھتے ہیں جس میں سے ہر ایک تیس کروڑ نفوس انسانی پر مشتمل ہے اور ہم ان میں سے کسی کو نہیں چھوڑ سکتے ہم قوم پرست نہیں بلکہ ہمارا ملک اس سے وسیع ہے اور میں بحیثیت ہندستانی مسلمان کے کہتا ہوں۔ کہ خدا نے انسان کو بنایا اور شیطان نے قوم کو۔ قومیت انسانوں میں تفریق پیدا کرتی ہے اور مذہب ان کو متحد کرتا ہے۔ کوئی مذہبی جنگ کوئی صلیبی جنگ اس قدر ہلاکت آفریں اور ظالمانہ نہیں تھی جیسی کہ تمہاری گذشتہ جنگ اور یہ تمہاری قومیت کی جنگ تھی نہ کہ میرا جہاد۔

مولانا نے اپنی تقریر کے آخری حصہ میں فرمایا کہ میں ایک لفظ اور کہہ کر اپنی تقریر ختم کرنا چاہتا ہوں اور یہی اس کے متعلق ایک راز کو افشاء کر رہا ہوں کہ دس برس ہوئے جب ہز رائل ہائنس ڈیوک آف کناٹ کو ہندستانی مجالس قانون ساز کا افتتاح کرنے کے لئے بھیجا گیا تھا تو ہمارے متوفی اور عزیز دوست سی آر داس نے جن کو آج ہماری آنکھیں اس میز پر تلاش کر رہی ہیں اور جو اگر آج زندہ ہوتے تو موتی لال نہرو اور مہاتما گاندھی کو یہاں لا سکتے تھے کیونکہ وہ ایک دور اندیش انسان تھے۔ پنڈت موتی لال نہرو اور گاندھی جی اور اس خاکسار کو مدعو کیا تھا گاندھی جی اور میں دونوں داس آنجہانی کے مہمان تھے اور میں گاندھی جی کے مشیر خاص کی حیثیت سے کام کر رہا تھا۔ لاتعداد آدمی گاندھی جی کی درشن اور قدم بوسی کے لئے آتے تھے اور میں آرزو کرتا تھا کہ کاش "ہز رایا" کی طرح ان کے بہت سے پاؤں ہوتے گو تب بھی وہ ان ہزاروں عقیدت مندوں کی خواہش کو پورا نہیں کر سکتے تھے جو ان کی قدم بوسی کی آرزو لے کر آتے تھے چنانچہ ان کو خوش کرنے اور گاندھی جی کو اس جھمیلے سے بچانے کے لئے جو کوشش میں کرتا تھا اس سے میری جان تنگی میں آ گئی تھی۔

برطانوی خفیہ پولیس

ایک دن ان لوگوں میں دس بارہ بلند قامت پگڑی بند اشخاص مجھ کو نظر آئے جو وردی پہنے ہوئے نہ تھے لیکن ان کی وضع قطع میں بہت کچھ یکسانیت پائی جاتی تھی میں نے خیال کیا کہ یہ لوگ شاید پنجاب کی خفیہ پولیس کے آدمی ہیں ۱۹۱۵ء میں اپنی گرفتاری و نظر بندی کے بعد ایک ہمسایہ جاسوس کے بیانات سے میرا یہ عقیدہ ہو گیا تھا کہ دنیا میں کوئی مقام ایسا نہیں جہاں خدا اور برطانوی خفیہ پولیس کے آدمی موجود نہ ہوں اور اس دن سے میرے تمام اقوال و افعال اس عقیدے کے ماتحت ہوئے ہیں کہ خدائے برتر اور برطانوی جاسوس دونوں ہر جگہ یکساں موجود ہیں ان مفروضہ برطانوی جاسوسوں کے پاس گیا اور کہا کہ میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں۔ میں بغاوت کے ذریعہ خفیہ پولیس کی بہت سی خدمت کرتا رہا ہوں۔ اور اس کی مزید خدمت کرنی میرے لئے باعث مسرت ہوگی (قہقہہ) انہوں نے کہا کہ ہمارا تعلق خفیہ پولیس سے نہیں بلکہ فوج سے ہے تو پھر میں نے پوچھا کہ تم باغیوں کے مسکن میں کیسے آئے ہو وہ بولے کہ "ہم مہاتما گاندھی کے سلام کو حاضر ہوئے ہیں۔ اور ہمارا اس فوجی دستے سے تعلق ہے جو جو ڈیوک آف کناٹ کی معیت میں یہاں آیا ہے"۔ میں نے کہا کہ اگر "آپ مہاتما گاندھی کو دیکھنا چاہتے ہیں تو میں آپ کو سیدھا ان کے پاس لے چلتا ہوں"۔ انہوں نے کہا کہ "ہاں" مہاتما گاندھی نے ان لوگوں سے دریافت کیا کہ آپ لوگوں کو سراج

باقی صفحہ ۲۵ پر

شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کے اضافہ کا فیصلہ واپس لیا گیا تو ڈٹ کر مخالفت کی جائیگی۔ آل پارٹیز مجلس عمل ختم نبوت

خبریں اخبارِ ختمِ نبوت

لاہور (رپورٹ خصوصی) آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت میں شامل اٹھارہ دینی جماعتوں کے رہنماؤں کا اجلاس میاں محمد اجمل قادری کی صدارت میں ان کی دعوت پر مدرسہ قاسم العلوم شیرانوالہ گیٹ میں منعقد ہوا۔ جس میں شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کے اضافہ کے سلسلہ میں حکومتی اعلان پر عمل درآمد نہ ہونے اور وزیر قانون چوہدری عبدالغفور کے اس فیصلہ سے لاعلمی کے اعلان پر تشویش کا اظہار کیا گیا اور رجسٹریشن ایکٹ میں ایڈمنسٹریٹر آرڈر جاری نہ کرنے کے حکومتی فیصلہ کی مذمت کی گئی نیز لادین عناصر کی اس اعلان کے خلاف احتجاج کی پرزور مذمت کی گئی اور حکومت کی لیت و لعل کی پالیسی پر غم و غصہ کا اظہار کیا گیا کہ اعلان کے باوجود ابھی تک عملدرآمد شروع نہیں ہوا۔ نیز حکومت کو متنبہ کیا گیا کہ طے شدہ فیصلہ کو تبدیل کرنے کی کوشش کی گئی تو ڈٹ کر مخالفت کی جائے گی اور سٹریٹ پاور کو بروئے کار لایا جائیگا اجلاس میں دو وفود ترتیب دیئے گئے ایک وفد فیصلہ پر عملدرآمد کرانے کے لیے وفاقی وزیر داخلہ وزیر قانون، وزیر مذہبی امور وفاقی وزیر اقلیتی امور سے ملاقات کرے گا اور اگر ضرورت ہوئی تو وزیراعظم سے بھی ملاقات کی جائے گی وفد میں میاں محمد اجمل قادری پروفیسر ساجد میر جنرل ایم ایچ انصاری جناب لیاقت بلوچ ایم این اے شامل ہوں گے۔ دوسرا وفد اقلیتی پارٹیوں بالخصوص مسیحیوں میں پائی جانے والی بے چینی دور کرنے اور ان کو حقیقی صورت حال سے آگاہ کریگا اس وفد میں سید امیر حسین گیلانی مولانا عبدالمالک خان حافظ محمد ادریس حافظ زبیر احمد ظہیر مفتی عبدالقیوم صاحبزادہ امجد خان مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی شامل ہونگے اجلاس میں جمعیت علماء اسلام کے میاں محمد اجمل قادری، سید امیر حسین گیلانی، صاحبزادہ امجد خان مولانا جمیل الرحمان مولانا سیف الدین قادری نذیر احمد میاں عبدالرحمان جمعیت علماء پاکستان کے جنرل ایم۔ ایچ انصاری چوہدری حمایت علی جمعیت اہلحدیث کے پروفیسر ساجد میر حافظ زبیر احمد ظہیر قاضی عبدالقدیر خاموش پاکستان عوامی تحریک کے مفتی عبدالقیوم۔ ریاست علی ایڈووکیٹ تنظیم اسلامی کے ڈاکٹر عبدالخالق عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولانا اللہ وسایا حاجی بلند اختر نظامی مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی حافظ عبدالخالق جماعت اسلامی کے چوہدری محمد اسلم سلیمی مولانا فتح محمد اتحاد العلماء کے مولانا عبدالمالک خاں سپاہ صحابہ کے پیر سیف اللہ خالد مولانا حفیظ الرحمان مولانا محمد الیاس فاروقی جمعیت اشاعت التوحید کے مولانا لطیف الرحمٰن خاکسار تحریک کے خان محمد اشرف خان نظام اسلام پارٹی کے ڈاکٹر جہانگیر شجاع تنظیم اہلسنت کے مولانا حسین احمد اعوان نے شرکت کی۔ ●●

لاہور کی عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس میں عالمی مجلس کے رہنماؤں کی تقریریں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تعلو محمد کلرائی روڈ لاہور کے زیر اہتمام ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس کی صدارت حضرت مولانا مفتی مبشر احمد نے کی کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے ہفت روزہ مولاک قتیل آباد کے چیف ایڈیٹر صاحبزادہ طارق محمود نے کہا کہ ارباب اقتدار تمام اخلاقی دینی سیاسی قدریں بھلا کر قادیانیت نوازی میں لگے ہوئے ہیں انہوں نے وزیراعظم پاکستان میاں نواز شریف کی مشہور قادیانی سائنس دان ڈاکٹر عبدالسلام کے آستان پر حاضری اور اس غدار ملک و ملت کی عبادت پر کڑی تنقید کی انہوں نے کہا کہ ۱۹۷۴ء میں ڈاکٹر سلام نے پاکستان کو لعنتی ملک قرار دے کر خود ساختہ جلاوطنی اختیار کر لی تھی اس وقت سے لے کر اب تک ڈاکٹر سلام کی سرگرمیاں پاکستان کے مفادات کے خلاف ہیں ایسے ملک و ملت کے غدار کی عیادت حمیت دینی کے خلاف ہے مولانا اللہ وسایا نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ ملت اسلامیہ پاکستان کا متفقہ مطالبہ ہے جس کی چاروں صوبائی حکومتیں اسلامی نظریاتی کونسل صدر مملکت پاکستان وفاقی وزارت مذہبی امور بطور تائید کر چکے ہیں مولانا محمد اکرم طوفانی نے نوجوانوں سے اپیل کی کہ وہ مرزائیت کو بحیرہ قلزم میں غرق کرنے کے لیے تیار ہو جائیں اور اپنی جوانی کی بہاروں سے کچھ وقت حضور سرور کائنات کے لیے وقف کر دیں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ حکومت نے اسلامیان پاکستان کی جاپان الجیریا ترکی اور صومالیہ میں نمائندگی کے لیے قادیانیوں کو سفیر بنا کر ۱۲ کروڑ مسلمان پاکستان کے جذبات و احساسات کو مجروح کیا ہے انہوں نے مطالبہ کیا کہ مذکورہ بالا ممالک سے قادیانیوں کو واپس بلا کر مسلمانوں کو سفیر مقرر کیا جائے۔ شبان ختم نبوت لاہور کے صدر میاں عارف حمید بٹ نے کہا کہ ان شاءاللہ العزیز حکومت سے تحریک

ختم نبوت کے مطالبات منوا کر دم لیں گے انہوں نے کہا شبان ختم نبوت کے رضا کار تحریک ختم نبوت کے لیے اپنا تن من دھن قربان کرنا سعادت سمجھتے ہیں جمعیت علماء اسلام لاہور کے مولانا عبدالودود شاہد نے کہا کہ جمعیت کے رضا کار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ہر اول دستہ ثابت ہوں گے اجلاس رات گئے تک جاری رہا اسٹیج سیکرٹری کے فرائض حافظ حفیظ الرحمان نے سرانجام دیئے جبکہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت راوی روڈ کے کارکنوں نے دن رات محنت کرکے کانفرنس کو کامیابی سے ہمکنار کیا۔ ••

فضل کریم یاسر ختم نبوت یوتھ فورس آزاد کشمیر کے صدر منتخب ہو گئے

مظفرآباد (پ ر) ختم نبوت یوتھ فورس آزاد کشمیر کی جنرل کونسل کے اراکین کا اجتماع گذشتہ روز کے وائی ایف کے مرکزی آفس میں منعقد ہوا جس میں دیگر کئی ایک اہم تنظیمی فیصلوں کے علاوہ متفقہ طور پر فضل کریم یاسر کو ختم نبوت یوتھ فورس آزاد کشمیر کا صدر اور کے وائی ایف کشمیر کے سابق صدر محمد صفدر (آف میرپور) کو ختم نبوت یوتھ فورس آزاد کشمیر کا چیف آرگنائزر منتخب کیا گیا جبکہ جنرل سیکرٹری سمیت بقیہ عہدیداروں کا انتخاب آئندہ مظفرآباد میں ہونے والے تنظیمی کنونشن کے موقع پر کیا جائیگا۔

ختم نبوت ساہیوال کے زیر اہتمام شہداء ختم نبوت کانفرنس

گذشتہ دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان ساہیوال کے زیر اہتمام شہدائے ختم نبوت کانفرنس زیر صدارت جناب حاجی محمد امین ممبر ضلع کونسل ساہیوال منعقد ہوئی کانفرنس میں پنجاب بھر سے ممتاز مذہبی سماجی رہنماؤں دانشور مفکر اور مختلف مکاتب فکر کے علماء کرام رہنماؤں نے خصوصی شرکت کی

اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے مقررین نے پاکستان میں قومی شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ پر زور دیتے ہوئے اسے وقت اور حالات کا تقاضا قرار دیا تاکہ مسلم اور غیر مسلم کی شناخت ہو سکے اور دشمن اپنے مذموم اور ناپاک ارادوں میں کامیاب نہ ہو سکے مقررین نے مزید کہا کہ ملک بھر میں مختلف سرکاری محکموں میں تقریباً ۲۲۸ کلیدی عہدوں پہ تعینات قادیانیوں کو ہٹا کر مسلمان آفیسر کو ذمہ داریاں سونپی جائیں۔ کانفرنس میں قرارداد کے ذریعے روزنامہ الفضل کی اشاعت پر پابندی اور بیرون ملک چار قادیانی سفیروں کو فوری واپس بلا کر مسلمان سفیروں کی تعیناتی کا مطالبہ کیا گیا کانفرنس سے مولانا عبدالرشید حجازی مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی مولانا اللہ وسایا مولانا عبدالرشید راشد کے علاوہ قاری عبدالجبار سید انعام اللہ شاہ مولانا اشرف سنی محمد اسلم لیلیٰ، محمد محبوب عالم قاری غلام نبی اور دیگر مقررین نے بھی خطاب و شرکت کی۔ ••

شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ قانونی تقاضوں سمیت اقلیتوں کو تحفظ فراہم کرتا ہے

محمد عبدالرحمٰن جامی نقشبندی

جلالپور پیروالا۔ اسلام دشمن طاقتوں کے ایجنٹ اپنے سامراجی آقاؤں کو خوش کرنے کے لیے زیادہ دیر تک اسلام سے دشمنی مول نہیں لے سکتے ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس احرار اسلام تحصیل جلالپور پیروالا کے کنوینر محمد عبدالرحمٰن جامی نقشبندی نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا اس موقع پر قاری عبدالرحیم فاروقی مسٹر نعیم جاوید شبیر احمد سعید محمد اسلم صدیقی بھی موجود تھے انہوں نے کہا کہ جہاں یہ مطالبہ قانونی تقاضے پورا کرتا ہے وہاں اقلیت کے تحفظ کی ضمانت بھی دیتا ہے حکومت کے اس اعلان کے ساتھ ہی پورے پاکستان اور عالم اسلام سے بہت سی مبارکبادیں وصول ہوئیں لیکن بعض سامراجی ایجنٹوں کے اشاروں پر اس کے خلاف منفی طور پہ بیان بازی کی مہم شروع کر دی گئی تاکہ اس کا کریڈٹ موجودہ حکومت حاصل نہ کر سکے اس طرح کچھ لوگ پاکستان اور اسلام دشمن لوگوں کے کہنے پر مرزائیوں کی حمایت میں بیان بازی کرنے میں مصروف ہو گئے ہیں انہوں نے مزید کہا کہ مسلمان کو اگر شناختی کارڈ میں مسلمان اقلیت کو اقلیت لکھا جائے تو اس سے کونسا خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔ جبکہ پاکستانی پاسپورٹ پر مذہب کا خانہ پہلے سے ہی موجود ہے اور حکومت نے پہلے ہی بیرونی مطالبے کے اس خانے کا اضافہ کر رکھا ہے۔ تو یہ مطالبہ تو صرف اتنا ہے کہ اگر فارموں میں مذہب کا خانہ موجود ہے تو شناختی کارڈ میں اس کا اندراج ممنوع نہیں ہونا چاہیے۔ اس لیے حکومت نے اسے منظور کرکے قانونی سقم کو دور کرکے قوم دوستی کا ثبوت دیا ہے۔ جہاں حکومت نے قانون کا صحیح استعمال کرتے ہوئے پوری قوم کا سر فخر سے بلند کیا ہے وہاں اسلامی ممالک بشمول پاکستان مرزائی خود کو مسلمان کہلوا کر مسلمانوں کو دھوکہ دے رہے ہیں اور مسلمانوں کی حیثیت سے سامراجیوں کی ایجنٹی کے فرائض بھی نبھا رہے ہیں جس سے عالم اسلام کو ناقابل تلافی نقصان پہنچ رہا ہے انہوں نے کہا کہ عیسائیوں کی خود سوزی ہماری سمجھ سے بالاتر ہے جب کہ ان کے نبی کو مرزا غلام نے طرح طرح کے الزامات سے نوازا لیکن کسی نے خود سوزی نہ کی اور جب مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کریم کا سچا نبی سمجھتے ہیں ان پر الزامات لگا دیئے گئے انہوں نے کہا کہ قوم کے اس مطالبے کا مقصد مرزائیوں کی سازشوں سے پاکستان اور عالم اسلام کو محفوظ کرنا ہے نہ کہ کسی اقلیت کو نقصان پہنچانا ••

ایچ ساجد اعوان کو ختم نبوت یوتھ فورس صوبہ سرحد کا صدر بنا دیا گیا

لاہور (پ ر) ختم نبوت یوتھ فورس پاکستان کے مرکزی دفتر لاہور سے جاری کردہ پریس ریلیز کے مطابق ختم نبوت یوتھ

فورس کے مرکزی صدر صاحبزادہ پیر سلمان منیر نے لولاک فورس صوبہ سرحد کی سابقہ تنظیمی باڈی ختم کر کے از سر نو تنظیم سازی کرتے ہوئے ایچ ماجد اعوان آف ایبٹ آباد کو ختم نبوت لولاک فورس صوبہ سرحد کا صدر بنا دیا ہے جب کہ انہوں نے کے. وائی. الف صوبہ سرحد کے سابق صدر محمد شعیب ششگوڑھی آف ڈیرہ اسماعیل خان کو لولاک فورس کی مرکزی سنٹرل کمیٹی کا ممبر بنا دیا ہے نیز لولاک فورس صوبہ سرحد کے نئے صدر ایچ ماجد اعوان کو مرکز کی طرف سے ہدایت کی گئی ہے کہ وہ جلد از جلد صوبے میں رکنیت اور تنظیم سازی کا کام مکمل کر کے صوبہ کے انتخابات کروائیں۔ ●●

مرزائی نواز مسیحی رہنماؤں کی مذمت

گوجرانوالہ (۔) جمعیت علماء اسلام کے رہنماؤں مولانا سید عبدالمالک شاہ مولانا محمد حنیف الوز مفتی محمد علی مولانا غلام اکبر مجوجہ قاری گلزار احمد قاسمی قاری عبدالقدوس عابد عثمان عمر ہاشمی ڈاکٹر محمد ارشد میاں محمد رشید چوہان اور ڈاکٹر طارق محمود رضوی نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں مسیحی رہنماؤں کی طرف سے شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کی مخالفت کی بھرپور مذمت کی اور کہا کہ مسیحی رہنماؤں کو مرزائیوں کے آلۂ کار بننے کی بجائے ہوش کے ناخن لیں اور ملک میں بدامنی پھیلانے کی بجائے محب وطن ہونے کا ثبوت دیں ●●

شناختی کارڈ اور بعض عیسائیوں کا واویلا

امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ مولانا حکیم عبدالرحمن آزاد کی پریس کانفرنس

اس وقت ملک میں شناختی کارڈوں میں اقلیت کے خانہ کے اضافے کا اصولی مسئلہ ہے حکومت اس پر مکمل چھان بین کی اسلامی نظریاتی کونسل سے رپورٹ طلب کی صوبائی حکومتوں سے رائے لی حالانکہ یہ مسئلہ صرف رواتی تھا۔ پوری قوم کے متفقہ مطالبہ کے پیش نظر ۱۳ اکتوبر کو اس مطالبہ کو منظور فرما لیا اور اس کا ٹیلی ویژن پر بھی اعلان کر دیا۔ یہ مطالبہ جہاں قانونی تقاضے پورے کرتا ہے وہاں اقلیت کے تحفظ کی ضمانت بھی مہیا کرتا ہے حکومت کے اس اعلان سے حکومت نے پورے پاکستان اور عالم اسلام سے مبارکبادیں سمیٹیں وہاں اپوزیشن کے اشاروں پر اس کے خلاف بیان بازی کی مہم شروع ہو گئی کہ کس طرح یہ کریڈٹ حاصل نہ کر سکے اسی طرح کچھ لوگ پاکستان اور اسلام دشمن لوگوں کے کہنے پر مرزائیوں کی حمایت میں بیان دینے لگے میں پوچھتا ہوں کہ مسلمان کو اگر شناختی کارڈوں میں مسلمان اور اقلیت کو اقلیت لکھا جائے تو کون سا خطرہ لاحق ہو جاتا۔ جبکہ پاکستان کے پاسپورٹ پر مذہب کا خانہ پہلے ہی موجود ہے اور حکومت نے خود ہی بغیر کسی مطالبہ کے اس خانے کا اضافہ کر رکھا ہے قومی مطالبہ صرف اتنا ہے کہ اگر پاسپورٹوں میں مذہب کا خانہ موجود ہے پاسپورٹ میں موجود ہے تو شناختی کارڈوں میں اس کا اندراج کیوں ممنوع قرار دیا جائے بہرحال حکومت نے اسے منظور کر کے قانونی سقم کو دور کر کے قوم دوستی کا ثبوت دیا ہے۔ جہاں قانون کا صحیح استعمال ہوا ہے۔ وہاں مرزائی اسلامی ممالک یا پاکستان میں خود کو مسلمان کہلا کر جو مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں اور مسلمان کی حیثیت سے سامراجی ایجنٹس کے فرائض ادا کرتے ہیں جس سے پاکستان اور اسلامی ممالک کو ناقابل تلافی نقصان پہنچ رہا ہے۔ اس کا سدباب بھی ہو گا۔ ہمارا اس خطرے کا اظہار کرنا شرعی عدالت کے اس فیصلے کی روشنی میں اور بھی اہمیت کا حامل ہے کہ شرعی عدالت کے چیف جسٹس فخر عالم نے اپنے فیصلے میں فرمایا۔ دفعہ ۹ دستور کی ان دفعات کے علی الرغم احمدی خود کو مسلمان اور اپنے مذہب کو اسلام کا نام دینے پر قائم ہیں۔ شرعی عدالت کی اقلیت کو اپنے مذہب کے اظہار پر کوئی قدغن نہیں بلکہ ہر شخص خوشی محسوس کرتا ہے سوائے مرزائیوں کے کہ ان کے اس میں خصوصی مفادات ہیں جن کا ذکر ہو چکا ہے پھر مرزائی ایسی اقلیت ہے کہ جن کا ڈاکٹر عبدالسلام پاکستان کو لعنتی ملک قرار دیتا ہے چنانچہ ۲۲ جون ۱۹۸۶ء اس لیے قوم کے اس مطالبے کا مقصد مرزائیوں کی سازشوں سے پاکستان اور عالم اسلام کو محفوظ کرنا ہے نہ کسی اقلیت کو نقصان۔ عیسائی ہمارے پاکستان کی باوقار اقلیت ہے ان کی خود سوزی ہماری سمجھ سے بالا ہے ان کا نبی یہودیوں نے سولی دے دیا کوئی عیسائی نہ بولا۔ ان کے نبی کو مرزا غلام احمد گالیاں دے حضرت عیسیٰ کی تین دادیاں تین نانیاں زناکار اور کسبی اقرار دے حضرت عیسیٰ کا کنجریوں

اقلیتوں کو مرزائی نوازی ترک کر کے شناختی کارڈ سے متعلق حمایت کریں

ممتاز مسیحی رہنما ابو بشیر فضل مسیح کا زور دار بیان

گوجرانوالہ (۔) ممتاز مسیحی رہنما ابو بشیر فضل مسیح نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ بنانے سے اقلیتوں کے حقوق کو کوئی خطرہ نہیں انہوں نے کہا پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ موجود ہے شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کو سیاسی رنگ نہ دیا جائے بلکہ تمام اقلیتوں کو چاہیے کہ وہ مرزائی نوازی چھوڑ کر شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کی بھرپور حمایت کریں اور حکومت کو مجبور کریں کہ وہ شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ فی الفور بنائے

سے طلاپ کا اشتہار ہے حضرت عیسٰی کو جھوٹا اور شرابی کہے تو ان کے حق میں خود سوزی کریں اور جو مسلمان حضرت عیسٰی کو خدا کا سچا نبی سمجھیں اور ان پر لگائے گئے الزامات کی تردید کریں آپ ان کے خلاف میدان عمل میں اتریں یہ منطق ہماری سمجھ سے بالا ہے

انجمن تحفظ ختم نبوت بڑا گھر ضلع شیخوپورہ کے انتخابات

انجمن تحفظ ختم نبوت بڑا گھر ضلع شیخوپورہ کے انتخابات ہوئے جس کے نتیجہ میں درج ذیل ارکان مختلف عہدوں کے لیے منتخب ہوئے۔ صدر حمید صابر کھوکھر نائب صدر راؤ مزمل اعظم خان ناظم ناظم شاہد محمود شاکر نائب ناظم محمد ایوب صابر ناظم نشر و اشاعت محمد ندیم باری سیکرٹری نشر و اشاعت محمد ندیم مختار پروپیگنڈہ سیکرٹری اللہ رکھا آفس سیکرٹری محمد اسلم ٹیلر ماسٹر معاون آفس سیکرٹری عبد العزیز زرگر۔ مجلس عاملہ کے اراکین محمد اسحاق تبسم ڈاکٹر رشید القادری محمد اختر عمر حکیم محمد سلیمان عمر حیات کھوکھر، عمر حیات تائب محمد آصف مختار محمد یسین شفقت سلیم فوجی محمد عباس حبیب اللہ محمد خادم حسین گل خان محمد امین ڈاکٹر محمد اسلم ٹیلر ماسٹر۔

بقیہ: مولانا محمد علی جوہر

سے کچھ دلچسپی ہے،، انہوں نے جواب دیا کہ ،، ہاں وہ سوراج چاہتے ہیں،،

فوجی سپاہیوں کے جذبات

برطانیہ کی ہندوستانی فوج کے احترام کے لئے میں اب کھڑے ہو کر ان الفاظ کو دہراتا ہوں۔ گاندھی جی نے ان سے کہا تھا کہ آپ کو سوراج سے دلچسپی ہے آپ لوگوں کو جو کہ انڈمان کے طور پر یونہ سے یہاں لائے ہیں کیونکہ حکومت کو باشندگان جنگال پر جو انگریزوں کا پہلا صوبہ ہے ڈیوک آف کناٹ کی حفاظت کے متعلق اعتبار نہ تھا فوجی سپاہیوں نے جواب دیا کل ہی کی بات ہے کہ ہمارے کرنل نے پریڈ کے وقت گاندھی جی سے متعلق ہم سے ایک بات مزاحاً کہی تھی کہ تمہیں معلوم ہے کہ یہ گاندھی بنیہ ہندوستان کے لئے سوراج مانگتا ہے۔ یہ کہکر ہنسا اور ہم سے پوچھنے لگا کہ کیا تم بھی سوراج چاہتے ہو؟ اس کو پورا یقین تھا کہ ہم لوگ کہیں گے کہ ،، نہیں ،، حضور نہیں۔ لیکن ہماری رجمنٹ نے نہایت خاموشی کے ساتھ جواب دیا کہ جب ہم لڑنے کے لئے یورپ بھیجے گئے تھے ہم دیکھا کرتے تھے شکست خوردہ بلجیکی سپاہی بھی جب میدان سے واپس ہوتے تھے اور ان سے کوئی سوال کرتا تھا کہ وہ کون ہیں؟ تو یہ سپاہی سینہ تان کر فخر کیساتھ جواب دیتے تھے کہ ہم بلجیکی ہیں۔ ہمارا بلجیم کی فوج سے تعلق ہے بعض دفعہ فرانسیسی بھی اسی طرح بھاگتے تھے۔ لیکن اگر کوئی ان سے پوچھتا تھا کہ وہ کون ہے تو وہ بھی فخر کے ساتھ اکڑ کر جواب دیتے تھے کہ ہم فرانسیسی فوج کے آدمی ہیں۔ برطانوی سپاہیوں کا بھی یہی حال تھا لیکن ان ہندوستانی سپاہیوں نے کہا کہ ۱۹۱۴ء میں نہایت نازک موقعہ پر فرانسیسی ساحل کی حفاظت کرنے اور فتح مند ہونے کے باوجود جب کوئی ہم سے پوچھتا ہے کہ تم کون ہو تو ہم اس فخر کے ساتھ یہ کہتے ہوئے جھجکتے تھے کہ ہمارا تعلق ہندوستانی فوج سے ہے بلکہ بجائے اس کے یہ کہنا پڑتا تھا کہ ہم برطانوی رعایا ہیں اور ہمارا برطانوی سرکار سے تعلق ہے۔

بس ان آدمیوں نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ ہم فخر کے ساتھ سر کو اونچا کر کے یہ کہنے کے قابل ہو سکیں کہ ہمارا ہندوستانی فوج سے تعلق ہے۔

لوگوں کے جذبات کا جائزہ

میں تم کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہ ایک حقیقت ہے اور ناقابل انکار حقیقت ہے کہ ہندوستانی فوج کی رائے عامہ کا جائزہ لے کر دیکھو اور اس وقت خدائے بزرگ و برتر اور برطانوی جاسوسوں کے علاوہ جو کہ موجود نہ ہوں گے کچھ لوگ تم میں سے بھی موجود ہوں پھر تم کو معلوم ہو جائے گا کہ اس مسئلے کے متعلق ہماری معلومات بہ نسبت دیگر اشخاص کے کہیں زیادہ ہیں۔ ہندوستان آج بھی اپنی حفاظت کر سکتا ہے اگر ایمانداری سے ایسا چاہو۔

حکومت ہند کی یادداشت

حکومت ہند کی یادداشت میں سر جان سائمن کی رپورٹ سے ایک قدم آگے بڑھ گیا ہے اور اس نے سفارش کی ہے کہ فوج حکومت انگلستان کے ماتحت نہیں رہنی چاہئے بلکہ حکومت ہند کی ماتحت ہونی چاہئے اس وقت حکومت کے تین ارکان یہاں موجود ہیں جن کی جلد کا رنگ میرے ہی جیسا ہے بلکہ بعض کا مجھ سے زیادہ کالا۔ ان میں سے دو اصحاب زمانہ طالب علمی میں انگلستان میں میرے ہر وقت کے ساتھی اور تیسرے بھی اسی زمانہ میں یہاں تعلیم حاصل کر رہے تھے اگر یہ لوگ محکمہ حرب کی نگرانی کر سکتے ہیں تو کیا سر تیج بہادر سپرو ہندوستان کے وزیر اعظم نہیں ہو سکتے؟ کیا سر محمد شفیع اور مسٹر محمد علی جناح ہندوستان کے وزیر اعظم نہیں بنائے جا سکتے؟ اور ہندوستانی فوج کی کمان نہیں کر سکتے؟ اور کیا مجھ جیسا حقیر انسان اور میرے دیو قامت بھائی ہندوستان کے کمانڈر انچیف نہیں ہو سکتے۔

ہندوستان کی آزادی کا اعلان

یقیناً میری تقریر نے آپ حضرات کو تھکا دیا ہوگا لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس قدر مفصل تقریر کرتے کرتے میں خود بھی تھک گیا ہوں اب میں بیٹھتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ جناب صدر آپ کانفرنس کے ابتدائی اجلاس میں مجھے دوبارہ تقریر کرنے کی زحمت اس وقت تک نہ دیں گے جب تک کہ آپ یہ اعلان نہ کر دیں کہ

،، ہندوستان اسی طرح آزاد ہو گیا ہے جس طرح کہ انگلستان آزاد ہے ،،

سے منقار عندلیب کو صیاد سی چکا!!!!

نالہ کرے خوش گل ہے لب نالہ زن سے دور

بقیہ: پرل انٹر کانٹی نینٹل ہوٹل

روز ڈیوٹی پہ آیا تو گھر جانے کو کہا گیا نوٹس وصول کرتے کرتے نماز وافطار کا وقت قریب آیا تو ہوٹل میں افطار و نماز کی اجازت نہیں دی۔ جبکہ وہ ۲۰ سال سے ملازم تھا۔ ماہ اپریل ۱۹۹۲ء میں محمد شمیم کو شرعی داڑھی رکھنے اور نماز پڑھنے کی پاداش میں ملازمت سے الگ کر دیا گیا یہ اور دوسرے بہت سے واقعات ہیں جن کی طرف حکومت اور عوام دونوں کو توجہ دینی چاہئے پرل انٹر کانٹی نینٹل ہوٹل کی جامع مسجد اہل کراچی سے بالخصوص اور اہل پاکستان بالعموم نوحہ کناں ہے کہ کیا میرے ساتھ یہی سلوک ہوتا رہے گا کیا مجھے اللہ تعالیٰ کی عبادت ذکر واذکار اور تلاوت قرآن کے لئے تعمیر نہیں کیا گیا تھا کیا مجھے یہودی آغاخانی اور قادیانی انتظامیہ سے آزادی نصیب نہیں ہوگی؟

ہم ان حقائق پیش کرنے کے بعد حکومت سے پر زور مطالبہ کرتے ہیں کہ پاکستان کی معیشت کو تباہ کرنے والی ہوٹل کی انتظامیہ اور اس کی مسلم و اسلام دشمن سرگرمیوں کا فوری نوٹس لیا جائے حکومت کے علم میں یہ بات یقیناً ہوگی کہ متعدد اسلامی ملکوں میں آغاخانیوں کے جماعت خانے محض ان کی اسلام اور مسلم دشمنی کی وجہ سے بند کر دیئے گئے تو پھر ہماری طرف سے انہیں اتنی آزادی کیوں دی جارہی ہے کہ اب وہ مسجدوں سے نمازیوں کو نماز پڑھنے سے روکنے لگے داڑھی اور روزہ اور دوسرے شعائر اللہ کی توہین کرنے لگے حتیٰ کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی بھی کرنے لگے۔ ہمیں امید ہے کہ حکومت اس مسئلہ پر ٹھنڈے دل سے غور کرکے اس کا سختی کے ساتھ نوٹس لے گی۔

بقیہ: تحریک ختم نبوت

کی ناپاک قدیت قادیانیوں کی شر پسندی اور غنڈہ گردی کے نتیجے میں پھر پورے ملک کے مسلمان یک زبان وہم آواز ہو کر حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ کی رہنمائی و قیادت میں قادیانی مرتدوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوانے کیلئے پرجوش ہو کر سڑکوں پر نکل آئے نبوت کے غداروں کو کافر قرار دینے کے نعرے نے ملکی سیاست کو تہہ وبالا کر کے رکھ دیا تھا اور پھر اس وقت کے منتخب عوامی وزیر اعظم مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے ناموس ختم نبوت سے قوم کی جنون کی حد تک والہانہ محبت وعقیدت کا بھرپور احترام کرتے ہوئے غلامان رسول سے ٹکرانے کے بجائے ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو سامراجی قوتوں اور اسلام دشمن عناصر کے تمام تر دباؤ کے باوجود مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے قومی اسمبلی کی متفقہ تائید وحمایت کے ساتھ منکرین ختم نبوت کو "بدترین کافر" قرار دینے کا تاریخ ساز اعلان کر کے جسد ملی سے نوے سالہ پرانے ناسور کاٹ کر پھینک دیا۔

بقیہ: واقعہ رجیع

ہیں جس طرح زندگی میں اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ کاش کہ محبّ محمد کے خلاف زبان یا قلم استعمال کرنے والے اس قدر سوچ لیتے کہ ہم یہ گھٹیا کردار ادا کر کے نہ صرف اپنے آپ پر ظلم کر رہے ہیں وہ یہ کہ اپنے آپ کو کافر بنوانے اور کافر منوانے کے راستے ہموار کر رہے ہیں بلکہ مخلوق خدا کو آپس میں لڑا بھڑا کر قتل وغارت پر بھی آمادہ کر رہے ہیں۔

فاعتبروا یا اولی الابصار۔

بقیہ: اداریہ

خانہ کا اضافہ کیا جائے اور اقلیتوں کے شناختی کارڈ کا رنگ الگ کیا جائے یہ کہہ کر مذاق اڑانے کی کوشش کی کہ شناختی کارڈ کو بھی مذہبی بنانے کی کوشش کی جارہی ہے۔

ہمیں حیرانی اس بات پر ہے کہ مسلمان اپنے شناختی کارڈ کو بھی مسلمان بنانا چاہتے ہیں قادیانی جو خود کو احمدی کہلوانے پر اصرار کرتے ہیں اور مسلمانوں پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ وہ ہمیں احمدی کیوں نہیں کہتے وہ اپنے شناختی کارڈ کو احمدی نہیں غیر احمدی ہی رکھنا چاہتے ہیں جبکہ ان کے نزدیک غیر احمدیوں سے رشتہ ناطہ اور سلام وکلام ناجائز ہے ان کی نماز جنازہ پڑھنا بھی جائز نہیں حتیٰ کہ غیر احمدیوں کے بچوں کے جنازہ میں شریک ہونا بھی حرام ہے۔ جب غیر احمدیوں کے ساتھ ان کا یہ سلوک ہے تو غیر احمدی شناختی کارڈ بنوانا اور اسے اپنے پاس رکھنا کیسے جائز ہے؟

قادیانیوں کو چاہئے کہ وہ جب اپنے کو احمدی کہلوانا پسند کرتے ہیں تو اپنے شناختی کارڈ کو اپنا مذہب بنا لیں ورنہ اعتراض کرنا چھوڑ دیں اگر وہ ایسا نہیں کرتے تو پھر اس کا صاف مطلب یہی ہے کہ وہ شناختی کارڈ سے مسلمان ملکوں کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں جیسا کہ پہلے دے رہے ہیں۔

بقیہ: گوہر پارے

اور وہ مجھ سے مدد مانگے تو میں اس کے سوال سے پہلے اس کی مراد پوری کر دیتا ہوں اور دعا کرنے سے پہلے اس کی حاجت پر لاتا ہوں۔ اور جو بندہ معصیت کے وقت میرے سوا کسی غیر سے التجا کرے تو میں اس پر آسمان کے دروازے بند کر دیتا ہوں۔ ایک حدیث میں ہے۔ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی شخص ایمان کی لذت اس وقت تک نہیں پا سکتا جب تک وہ آفت ومصیبت پر صبر کر کے راضی بقضا نہ ہو قرآن پاک میں آتا ہے اللہ لطیف بعبادہ اللہ اپنے بندوں پر مہربان ہے

ابن العطارؒ کا قول ہے کہ بندے کا صدق و کذب رنج وراحت کے وقت معلوم ہوتا ہے جس نے نعمت وراحت کے وقت شکر کیا اور مصیبت و بلا کے وقت شکایت کی وہ جھوٹا ہے اگر کسی شخص میں ہر دو جہاں کا علم جمع ہو جائے پھر اس پر کوئی مصیبت آئے اور وہ اس حالت میں لب شکایت ہلا دے تو اس کا علم وعمل اسے کچھ فائدہ نہیں دیتا۔ ایک حدیث قدسی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو میری قضا وحکم پر راضی نہ ہو اور میرے عطیے دیئے ہوئے پر شکر نہ کرے اسے چاہیے کہ میرے سوا کوئی اور رب تلاش کرے۔

نظم

مندرجہ ذیل نظم مولوی عزیز الحق صاحب عزیز بی اے بی ٹی نے انجمن اصلاح المسلمین شملہ کے سالانہ جلسہ میں مورخہ ۲۰ مئی ۱۹۳۵ء میں پڑھی تھی۔

دعویٰ پیغمبری کا ہر طرف افسانہ ہے
"انبیاء کے نور" سے پنجاب ظلمت خانہ ہے

مزرعۂ الحاد و بے دینی کا اک پودا ہے یہ
کاشت جس کی ہند میں منت کش بیگانہ ہے

دیدۂ دشمن میں گو ختم نبوت خار ہے
گیسوئے اسلام میں لیکن مثالِ شانہ ہے

سر خوشِ جامِ محمدؐ ہیں جو ان کے واسطے
تا ابد کافی اسی کا جلوۂ مستانہ ہے

اللہ اللہ ان کو ہے ساقی کے منصب کی ہوس
جن کا جام عرفِ کیفِ عشق سے بیگانہ ہے

اک نبی استغفراللہ تشنۂ ٹانک شراب
اک نبی وہ جس کا فرماں خدا میخانہ ہے

اک نبی وہ جس کا مقصود آتش و دینار سرخ
اک نبی حسنِ ازل کی شمع کا پروانہ ہے

آسماں موافق تھا لوٹے خوب باطل کے مزے
شب سرائے سور ہے تو روز عزت خانہ ہے

لیکن اب وہ گرمی محفل کے دن رخصت ہوئے
آج ان کی یاد اک ٹوٹا ہوا پیمانہ ہے

ظلمتِ شب اب نہیں ممکن کہ قائم رہ سکے
خانۂ تزویر کی رفتار بیباکانہ ہے

ہوشیار اے کذب و باطل ہوشیار
آج برقِ کذب کا انداز بیتابانہ ہے

پھونک دیگی ایک دم میں برگ و بارِ قادیاں
لقمۂ درد ہن خزاں ہوگی بہار قلویاں

مطلعِ انوار ہوگی پھر فضاء پنجاب کی
جب فزوں ہو جائے گا گرد و غبارِ قادیاں

بے خطر ہوگی بلیاتِ نفاق و غدر سے
آستیں سے پھینک دیگی قوم مارِ قادیاں

پھر عطا ہوں گی زمانہ کو خنک سامانیاں
کشتۂ موجِ ہوا ہوگا شرارِ قادیاں

بندِ محنت سے رہا ہونگے اسیرِ ارتداد
پھر اماں جو سے حرم ہونگے شکارِ قادیاں

کارواں باطل کا ہوگا راہیِ ملک غلام
دشت میں ہو گی مہارِ قادیاں

جلوۂ شادی کریگی ساری بزمِ کائنات
ماتم و نوحہ گری ہوگا شعارِ قادیاں

سیاہ بختی ہوگی یا نارِ جہنم کا شرار
بس یہی بن جائیں گے قادیاں

نعتِ ختم المرسلین ہوگی نوائے گلستاں
مسکنِ زاغ و زغن ہوگا دیارِ قادیاں

ہے طلوعِ مہر جیسے مرگِ انجم کا ثمر
اجتماعِ قوم ہوگا انتشارِ قادیاں

کوئی ان اشعار کو سمجھے نہ تحریرِ عزیز
خشت و گل ہیں بہر تعمیرِ مزارِ قادیاں

KHATME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE) Registered No. M-160

A QUESTION TO ALL MUSLIM BRETHREN

Do you want: Your money should be spent on making Muslims into Apostates?

Certainly your answer will be: No.

But you are! Unintentionally, unknowingly.

How: In this way that some of you transact business with Qadianis. You purchase and use their products. You deal with them commercially and don't realise the harm you are doing to Islam.

Do you know: A large part of the profit, accruing to Qadianis from your deals is deposited by them in their apostatic Centre at Rabwah.

What work this Centre does: It makes unwary Muslims into Kafirs and Apostates.

Alas: Your money is used against your very Deen and you are unaware.

Realise: You are contributing towards apostacising Muslims because you buy, sell, and use the products manufactured by Qadianis.

Mark:

It's your money that is spent on Qadiani apostatic activities.

It's your money that is letting Qadianis print their literature.

It's your money that is abetting publication of Qadianis' distorted translations of Quran.

It's your money that is supporting Qadiani Rabwah Centre.

It's your money that is helping Qadiani preachers to preach Kufr in the world.

It's your money which is spent by Qadianis in spread of their heresy.

Q'SAVIOURS OF DEEN-E-ISLAM

Rally round the banner of your Prophet Muhammad Rasool Allah Sallal-Lah-o-Alaihe-Wa-Sallam.

Boycott all Qadiani products; don't deal in them, don't buy them, don't use them.

Cut them out at social, commercial, economic levels.

Don't attend their functions, marriages, funerals etc.

Be hostile, you, your friends and your relatives towards these enemies of your Deen for sake of Allah.

See through the fraud of these self-styled "Ahmadis".

Identify them as Kafirs, Apostates and Dualist-Infidels.